سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2024

منگل،26۔مارچ 2024

(یوم الثلاثہ،15۔رمضان المبارک 1445ھ)

اٹھارہویں اسمبلی: پانچواں اجلاس

جلد5: شمارہ 5

349

فہرست کارروائی

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منگل،26۔مارچ2024

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

عام بحث

"سالانہ بجٹ برائے سال24-2023پر عام بحث"

351

صوبائی اسمبلی پنجاب

اٹھارہویں اسمبلی کا پانچواں اجلاس

منگل،26-مارچ2024

(یوم الثلاثاء،15-رمضان المبارک1445ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبر ز لاہور میں دوپہر 12 بج کر28 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر ملک محمد احمد خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری عبدالماجد نور نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیمo

بِسم اللہ الرحمٰن الرحیمo

إِنَّ اللَّهَ وَمَلَٰئِكَتَهُۥ يُصَلُّونَ عَلَى ٱلنَّبِيِّ ۚ يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ صَلُّوا۟ عَلَيْهِ
وَسَلِّمُوا۟ تَسْلِيمًا ﴿٥٦﴾ إِنَّ ٱلَّذِينَ يُؤْذُونَ ٱللَّهَ وَرَسُولَهُۥ لَعَنَهُمُ ٱللَّهُ فِى ٱلدُّنْيَا
وَٱلْءَاخِرَةِ وَأَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِينًا ﴿٥٧﴾ وَٱلَّذِينَ يُؤْذُونَ ٱلْمُؤْمِنِينَ
وَٱلْمُؤْمِنَٰتِ بِغَيْرِ مَا ٱكْتَسَبُوا۟ فَقَدِ ٱحْتَمَلُوا۟ بُهْتَٰنًا وَإِثْمًا مُّبِينًا ﴿٥٨﴾

سورۃ الاحزاب (آیات نمبر56 تا58)

اللہ اور اُس کے فرشتے اس پیغمبر ﷺ پر درود بھیجتے ہیں۔اے ایمان والو!تم بھی ان پر درود بھیجو اور خوب سلام بھیجا کرو(56) اور جو لوگ اللہ اور اس کے پیغمبر کو اذیت پہنچاتے ہیں اُن پر اللہ دنیا اور آخرت میں لعنت کرتا ہے اور اُن کے لئے اُس نے ذلیل کرنے والا عذاب تیار کر رکھا ہے(57) اور جو لوگ مومن مردوں اور مومن عورتوں کو ایسے کام کی تہمت سے جو انہوں نے نہ کیا ہو ایذا دیں تو انہوں نے بہتان کا اور کھلے گناہ کا بوجھ اپنے سر رکھا(58)

وَماعلینا الا البلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ جناب عابد رؤف قادری نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

درِ نبی ﷺ پر پڑا رہوں گا پڑے ہی رہنے سے کام ہو گا
کبھی تو قسمت کھلے گی میری کبھی تو میرا سلام ہو گا
خلاف معشوق کچھ ہوا ہے نہ کوئی عاشق سے کام ہو گا
خُدا بھی ہو گا ادھر ہی اے دل جدھر وہ عالی مقام ہو گا
اسی توقع پہ جی رہا ہوں یہی تمنا جلا رہی ہے
نگاہ لطف و کرم نہ ہوگی تو مجھ کو جینا محال ہو گا
جو دل سے ہے مائل پیمبر، یہ اس کی پہچان ہے مقرر
کہ ہر دم اس بے نوا کے لب پر درود ہو گا سلام ہو گا

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

پوائنٹ آف آرڈر

قائد حزب اختلاف (جناب احمد خان): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

انسداد دہشت گردی عدالت میں پاکستان تحریک انصاف کے راہنماؤں سے ڈی ایس پی اور ایس ایچ او کا ناروا سلوک

قائد حزب اختلاف (جناب احمد خان): جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ ایک اہم واقعے کی طرف مبذول کروانا چاہوں گا جو آج صبح پیش آیا ہے۔ یہ واقعہ بد قسمتی کے ساتھ مجھے یہاں ایوان میں بیان کرنا پڑ رہا ہے۔ آج ہماری leadership اے ٹی سی کی عدالت میں آ رہی تھی۔ محترمہ ڈاکٹر یاسمین راشد، عمر سرفراز چیمہ صاحب اے ٹی سی کی عدالت میں آ رہے تھے تو میں، ڈپٹی قائد حزب اختلاف جناب محمد معین الدین ریاض، سردار ڈوگر ایم پی اے اور میرے کچھ دوسرے ساتھی ان کو اے ٹی سی کی عدالت میں ملنے کے لئے گئے تھے۔ آپ کو پتا ہے کہ جو accused persons ہوتے ہیں ان کی جب تاریخ ہوتی ہے تو انہیں سب ملنے جاتے ہیں۔ ہم بھی ان کو ملنے کے لئے گئے تھے کیونکہ وہ ہمارے leaders ہیں۔

جناب سپیکر! میں نے وہاں پر جو حالت زار دیکھی ہے وہ ناقابل بیان ہے۔ مجھے یہ لگ رہا تھا کہ جس area میں ہم کھڑے تھے وہاں پر قانون نام کی کوئی چیز نہیں ہے۔ وہاں پر ایک بلال نامی ڈی۔ ایس۔ پی اور سہیل نام کے ایس۔ ایچ۔ او موجود تھے۔ وہ ایس۔ ایچ۔ او میرے پاس آیا اور اس نے کہا کہ آپ یہاں پر کیوں کھڑے ہیں؟ میں نے کہا کہ ہمارے قائدین آئے ہوئے ہیں اور ہم ان کو ملنے کے لئے کھڑے ہوئے ہیں۔ اس نے مجھے کہا کہ اگر یہاں سے نہ گئے تو میں آپ کو بخشی خانے میں بند کر دوں گا۔ ہمارے ساتھ موجود وکلاء صاحبان نے انہیں بتایا کہ یہ پنجاب اسمبلی میں اپوزیشن لیڈر ہیں۔ ان کے ساتھ ڈپٹی اپوزیشن لیڈر اور دوسرے معزز ممبران پنجاب اسمبلی ہیں۔ ان پولیس افسران کی جس طرح کی tone تھی اور way of talking تھا اس پر definitely reaction میں مجھے بھی غصہ آیا اور میں نے اس سے کہا کہ تم ہاتھ نیچے کر کے بات

کرو۔ آپ مجھے یہاں عدالت کے کمرے سے باہر جانے کے لئے نہیں کہہ سکتے کیونکہ یہاں تمہارا کوئی استحقاق نہیں ہے ہاں اگر مجھے جج صاحب فرمائیں گے تو ہم عدالت سے باہر چلے جائیں گے۔ ان دونوں پولیس افسران نے ادھر ہمارے ساتھ بہت زیادہ بدتمیزی کی ہے۔ اس بات کو میں جتنا لمبا کھینچوں اس کے contents یہی ہیں کہ اس حکومت کی فسطائیت اور شہنشاہیت کی ذہنیت اُدھر مجھے بالکل نظر آئی ہے۔ یہ کوئی randomly نہیں ہوا۔ جب ہم اندر داخل ہوئے تو مجھے سمجھ آگئی تھی کہ آج اے۔ ٹی۔ سی میں کچھ ضرور ہو گا۔ میں نے قریشی صاحب سے بھی یہی درخواست کی تھی کہ پہلے ہم نے ان کو برداشت کرنا ہے کیونکہ ہم ان سے برداشت نہیں ہو رہے اور اس کے بعد ان کا جو عمل ہو گا اس کے رد عمل میں ہم اپنا کام کریں گے۔

جناب سپیکر! ایک طرف تو یہ اپنے MPAs کی تکریم کے لئے پنجاب پولیس سے معافیاں منگواتے ہیں تو کیا پاکستان تحریک انصاف کے workers and leaders پاکستانی شہری نہیں ہیں؟ میں اپنی بات بعد میں کروں گا، کیا ہمیں اپنے سیاسی قیدی ساتھیوں سے ملنے کا بھی کوئی حق نہیں ہے؟ ہمارے leader عمران خان سے لے کر مخدوم شاہ محمود قریشی، چودھری پرویز الٰہی، عمر سرفراز چیمہ، اعجاز چودھری، ڈاکٹر یاسمین راشد، صنم جاوید وغیرہ جتنے ہمارے قیدی ہیں کیا وہ پاکستانی نہیں ہیں؟ میں اس House کا Leader of the Opposition ہوں تو میری عزت اس House کی عزت ہے اور یہ ruthless والی باتیں سامنے آرہی ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: بھچر صاحب! آپ ایک منٹ تشریف رکھیں۔ آپ Leader of the Opposition ہیں It is a very serious concern to the Treasury Benches, Finance Minister بھی بیٹھے ہیں تو میں انہیں تکلیف دیتا ہوں کہ آپ بتائیں کہ Leader of the Opposition کسی court room میں کسی accused سے ملنے گئے اور پولیس نے ان کے ساتھ یہ high- handedness کی جس کی وہ complaint کر رہے ہیں۔ اس حوالے سے ایک بات تو یہ ہے کہ میں ان سے یہ کہہ دوں کہ آپ Privilege Motion move کر دیں، then again we will take it as a Privilege Motion or either as a government Minister to the Honorable Leader of the Opposition اُن کے ساتھ اور اراکین بھی ہیں آپ ان کی اس بات کو سننے کے بعد کیا کہتے ہیں؟

وزیر خزانہ (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! میں پہلے تو یہ کہنا چاہوں گا کہ اس طرح نہیں ہونا چاہئے تھا مگر ہم لوگ بھی اسی چیز سے گزرے ہیں۔ پچھلے پانچ سال جب ان کی حکومت تھی وہ یہاں پر تھے اور ہم وہاں پر تھے۔ ایک وہ وقت بھی تھا جب ان کے بانی لیڈر جناب عمران خان نے جعلی کیسوں میں ہمارے اُس وقت کے Leader of the Opposition میاں حمزہ شہباز شریف صاحب کو ناجائز قید میں رکھا ہوا تھا اور اُنہیں اڑھائی سال تک قید ناحق کاٹنی پڑی اور آج الحمدللہ یہ تو یہاں بیٹھے ہیں اور ہر قسم کی بات بھی کرتے ہیں لیکن میاں حمزہ شہباز شریف کو اس House سے Production Order لے کر یہاں آنے میں بہت time لگا۔ مگر پھر بھی ہم سمجھتے ہیں کہ اس طرح نہیں ہونا چاہئے تھا اور آپ کے حکم کے مطابق وہاں پر جو بھی police officers تھے میں ان سے اُن کے نام لے لیتا ہوں ہم اُنہیں بلاتے ہیں بلکہ میں اپنی طرف سے، آپ کی طرف سے اور حکومت کی طرف سے بھی کہتا ہوں کہ وہ اس چیز کو دیکھیں کہ آئندہ اگر یہ court room میں جائیں تو ان کو ملنے دیا جائے۔

جناب سپیکر! میں یہاں پر اپنا ذاتی experience بھی share کرنا چاہوں گا۔ ہماری leadership میاں محمد نواز شریف، محترمہ مریم نواز شریف، میاں شہباز شریف، میاں حمزہ شہباز شریف اور میں یہاں پر کس کس کے نام لوں؟ جنہوں نے ان کی قیدِ ناحق کاٹی اور جن پر cases بنائے گئے۔ یہ تو court room تک چلے گئے جب کہ ان کے دور میں ہمارے لئے court room تک جانا تو دُور کی بات ہے ہمیں عدالت کے احاطے میں نہیں گھسنے دیا جاتا تھا حالانکہ تب میں اس ایوان کا منتخب ممبر بھی تھا۔ میں نے ان کے دور میں پولیس سے خود دھکے کھائے ہیں ان کو تو پولیس سے دھکے نہیں پڑے اور ہم ان کے ساتھ یہ ہونے بھی نہیں دیں گے۔ انہوں نے جو ہمارے MPA کے حوالے سے دوسری بات کی ہے تو میں انہیں بتاتا چلوں کہ Chief Minister صاحبہ نے اُنہیں Show Cause Notice issue کر دیا ہے اور اب وہ MPA صاحب in writing جواب دیں گے۔ ہماری حکومت میں اس طرح کا کوئی کام نہیں ہو گا جس پر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔

جناب سپیکر: وزیر خزانہ! آپ تشریف رکھئے گا۔ میں Leader of the Opposition سے درخواست کروں گا Yes, we have a bitter past and all of us have it. Yes, we have testing times. مشکل مقدمات ہیں، دہشت گردی کی عدالتیں ہیں جن کی وجہ سے بوجھ ہے لیکن میں آپ سے یہ کہوں گا کہ آپ اس صورتحال میں بحیثیت honorable member of this House اپنے کسی lawful right کو exercise کرنے جا رہے ہیں تو I will, as a Speaker jealously guard it, jealously... آج کا یہ واقعہ جو پیش آیا ہے اس کو وزیر خزانہ صاحب اپنے طور پر دیکھیں۔ اگر یہ ایک checkered past ہے میں نے بھی وہ whistles، وہ دھکے، وہ چوٹیں کھائی ہیں، میرا سر پھٹا ہے، مجھے دھکا دے کر سیڑھیوں سے نیچے پھینکا گیا ہے اور تب میں بھی اسی House کا ممبر تھا۔ مجھے ایک DSP نے scuffle کر کے ایک prisoner van میں بٹھا لیا میں بھی عدالت میں کسی کو ملنے گیا تھا لیکن وہ کوئی اچھا past نہیں ہے لہٰذا میں as a Speaker in the House آپ سے بڑا clear کہہ رہا ہوں کہ اگر ہمارے معزز ممبران حزب اختلاف اپنے کسی party member کو ملنے کے لئے court premises میں اپنا lawful right exercise کرنے گئے ہیں اور وہاں پر وہ maltreat ہوئے ہیں تو اس پر government ضرور دیکھے، آئندہ کے لئے اس کی روک تھام کرے اور بطور ممبران کے جو استحقاق ہیں اُس کے اوپر اس طرح کا معاملہ دوبارہ نہیں ہونا چاہئے۔

وزیر خزانہ (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! جیسا کہ آپ نے حکم دیا میں سب سے پہلے on behalf of the government ان سے معذرت چاہوں گا کہ ان کے ساتھ وہاں پر جو کچھ ہوا وہ نہیں ہونا چاہئے تھا۔ ہم لوگ اس چیز پر بالکل believe نہیں کرتے اور آئندہ کے لئے ان کے جو بھی منتخب ممبران court میں جائیں گے ہم پوری کوشش کریں گے کہ ان کو facilitate کریں۔ وہاں پر پولیس اور دیگر ایجنسیوں کے جتنے بھی لوگ ہیں اُنہیں حکومت پنجاب کی طرف سے یہ کہا جائے گا کہ ان کو facilitate کیا جائے تاکہ یہ اپنے leaders کو مل سکیں۔

جناب سپیکر: جی، وزیر خزانہ! بہت شکریہ۔ جی، رانا صاحب!

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! یہ واقعہ کوئی normal واقعہ نہیں ہے It's of a very serious nature. فاضل وزیر صاحب نے اپنا قصہ بیان کیا ہے اگر ان کے ساتھ ہوا ہے وہ بھی غلط ہوا ہے۔ for the sanctity of the House میری آپ سے درخواست ہو گی کہ آپ ایک Special Committee بنائیں اور آپ نے خود Privilege Motion کی بھی بات کی ہے It should be thoroughly probed. اور اس پر seriously دیکھا جائے۔ آپ کی پولیس نے جو رویہ رکھا ہوا ہے وہ بڑا different ہو گیا ہے۔ آپ ان کو تمغہ جرات دے دیں بلکہ نشان حیدر ہی دے دیں کیونکہ یہ مرتے تو ہیں نہیں۔ میری آپ سے گزارش ہے کہ This matter should be referred to a Special Committee to properly probe in.

جناب سپیکر: جی، قائد حزب اختلاف!

قائد حزب اختلاف (جناب احمد خان): جناب سپیکر! شکریہ۔ میں اس موقع پر محترم وزیر خزانہ کی معلومات کو ضرور درست کرنا چاہوں گا کہ میاں حمزہ شہباز شریف کے Production Orders with special relaxation ہوتے تھے۔ جب ہماری حکومت تھی تو وہ ادھر آتے تھے اور اُن کی عزت اور تکریم کا خیال رکھا جاتا تھا۔ آپ نے بھی اپنے واقعات سنائے ہیں اور محترم وزیر خزانہ نے بھی اپنے واقعات سنائے ہیں۔ دیکھیں، بات میری نہیں ہے بات اس House کی ہے میں نے سب سے پہلے آپ سے یہ کہا ہے کہ میں اپنی ذات کی بات آخر میں کروں گا۔ آپ کے ساتھ جو واقعات ہوئے وہ بھی غلط تھے اور آج جو ہمارے ساتھ ہو رہا ہے وہ بھی غلط ہے۔ ATC کے جج صاحب کا رویہ بہت اچھا تھا میں اُنہیں appreciate کروں گا انہوں نے intervene کیا کہ ان کا حق بنتا ہے یہ آکر مل سکتے ہیں۔

جناب سپیکر: He is master of his court. وہ اگر آپ کو اجازت دیتے ہیں and otherwise as a Leader of the Opposition آپ کا ایک privilege بھی ہے، as a member of this House آپ کا ایک privilege ہے اور کسی صورت high-handedness for a citizen of this province قابل قبول نہیں ہے تو وزیر خزانہ اس معاملے کو دیکھ لیتے ہیں۔ وہ اس پر ایک report لیتے ہیں اور اُس کے بعد جیسے

رانا صاحب نے بھی کہا to your satisfaction and to ensure کہ دوبارہ اس طرح کا واقعہ نہ ہو اور خدانخواستہ اگر اس کی ضرورت پڑی تو proceeding کو further enhance کر لیں گے۔

قائد حزب اختلاف (جناب احمد خان): جناب سپیکر! میں صرف ایک منٹ لوں گا۔ بات report لینے کی نہیں ہے۔ بات یہ ہے کہ آپ کا کوئی member جائے، چاہے وہ Treasury Benches سے ہو، چاہے وہ Opposition Benches سے ہو، ہماری یہی privilege ہے ہم کہیں جائیں تو ہماری عزت ہو۔

جناب سپیکر: بھچر صاحب! میں عرض کرتا ہوں۔ اس کی بجائے کہ ہم اس معاملے کو ایک committee کو refer کریں I am construing it as a whole House Committee. میں تو اُن سے اِدھر House میں report مانگ رہا ہوں۔ committee میں جا کر منگوانے سے زیادہ report effective, more empowered, more detailed and I am asking Minister for Finance to read out that report in your presence. یہاں پر یہ پڑھ کر بتائیں گے کہ آپ کے ساتھ وہاں پر کیا واقعہ پیش ہوا اور further accordingly اس کو بھی ہم دیکھیں گے۔

قائد حزب اختلاف (جناب احمد خان): جناب سپیکر! اسی session میں اس کا فیصلہ ہونا چاہئے۔

جناب سپیکر: ان شاءاللہ. Thank you very much. جی، رانا صاحب!

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! یہ بالکل اچھی بات ہے جو آپ نے کر دی ہے۔ میرے ساتھ خود یہ واقعہ ہوا کہ میں محمود الرشید صاحب کی ملاقات کے لئے کیمپ جیل گیا۔ میں بتا کر اندر تو چلا گیا لیکن انہوں نے کہا کہ آپ کی ملاقات نہیں ہو سکتی only blood relation can meet آپ law knowing person ہیں؟ Is there any bar to meet a political prisoner کہ اس کا blood relation نہ ہو۔ I was refused to meet him اس پر آپ direction دے دیں۔

جناب سپیکر: راناصاحب! آپ معزز ممبر ہیں۔ Let me check into it. میری معلومات کے مطابق آپ کے پاس مختلف جیلوں میں visit کے لئے آپ کو as representative of public قانون کچھ چیزوں کی اجازت دیتا ہے۔ ہم ان کو انشاءاللہ تعالیٰ ensure کرائیں گے۔
میں بجٹ پر عام بحث سے پہلے رانا آفتاب احمد خان کے پی پی۔108 کے حوالے سے ایک بڑا pertinent point تھا۔ اس کی بڑی legal connotation تھی۔ اس ruling کا میں نے کہا تھا کیونکہ court of law میں ان کی proceedings pending ہیں۔ ہمارے پاس actually firewall available ہے جس میں ہم کہتے ہیں کہ House proceeding کسی court of law میں subject matter نہیں ہو سکتی اور ہم اس کو jealously guard کرتے ہیں لیکن چونکہ اس کی nature تھوڑی administrative تھی اس لئے ہم نے اس proceeding کے firewall کو خود breach کیا ہے۔ اگر وہ اپوزیشن ممبر اس proceeding کو court of law میں for that purpose لے کر جانا چاہیں۔ میں نے رانا آفتاب احمد خان کے پوائنٹ آف آرڈر پر ایک ruling reserve کی تھی۔ It has been reserved three four days back. I am reading out for the convenience of the House. I would say to the Secretary Assembly that copy should be given to Mr. Aftab Ahmed khan and accordingly if it needs to be given in the court.

RULING BY MR SPEAKER REGARDING POINT OF ORDRER RAISED BY MR AFTAB AHMAD KHAN IN SESSION OF 15^{TH} MARCH

IN RESPECT OF POINT OF ORDER RAISED REGARDING AB INTO DENOTIFICATION OF A MEMBER BY ELECTION COMMISSION OF PAKISTAN AFTER RECOUNT AND ADMINISTERING OF OATH TO THE MEMBER DECLARED RETURNED IN HIS PLACE

BACKGROUND:

This ruling shall dispose of the point of order raised by hon'ble member Mr Aftab Ahmed Khan, MPA (PP-108) during the sitting held on March 15, 2024.Brief background of this ruling is that on March 13, 2024, the Election Commission of Pakistan (ECP) issued a Notification withdrawing a initio its earlier Notification, dated February 17, 2024, to the extent of Mr. Umair Wasi Chaudhary (PP-100), and declaring Mr Khan Bahadar as the returned candidate from PP-100 as a result of recount by the concerned Returning Officer.

On March 15, 2024, when Mr Khan Bahadar, returned candidate from PP-100 attended the sitting of the Assembly to make oath, Mr Aftab Ahmed Khan raised a point of order that the Speaker must not administer oath to the above-mentioned member-elect until the expiry of the period of limitation for appeal as mentioned in Rule 38 of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab, 1997 ("the Rules").

However, having reserved my detailed ruling in this regard, and referring to Rule 6(4) of the Rules, I administered oath to the member-elect pursuant to the said Notification of ECP.

Now, therefore, in exercise of powers vested in me under **Rule 209 of the Rules**, I, **Malik Muhammad Ahmad Khan, the Speaker**, announce the following detailed ruling on the issue as under:

RULING:

"Pursuant to a Notification **("2nd Notification")** issued by the Election Commission of Pakistan (ECP), dated March 13, 2024, the member-elect from PP-100, Mr Khan Bahadar attended the sitting of the Assembly held on March 15, 2024 for making oath. He had been declared returned as a result of recounting of votes against Mr Umair Was Chaudhary, the previously notified member from PP-100. When I called upon Mr Khan Bahadar to make oath as a member, Hon'ble Mr Aftab Ahmad Khan, PP-108, raised a point of order that Mr. Speaker could not administer oath to the member-elect referring to Rule 38 of the Rules of Procedure of Provincial Assembly, 1997 of the Punjab ("the Rules"). Rule 38 is reproduced below for convenience:

"**38. Unseating, disqualification and death of a member.-** (1) If a member is unseated as a result of an election dispute or becomes disqualified from being a member, the Chief Election Commissioner shall immediately intimate the fact to the Speaker stating the date on which he has been unseated, or as the case may be, disqualified from being a member and on receipt of such intimation, the Speaker shall, as soon as may be, after the expiry of the period of limitation for appeal, inform the Assembly that such member has been unseated or disqualified by the Chief Election Commissioner."

Hon'ble Mr Aftab Ahmed Khan, MPA (PP-108) also raised the point that if Mr Speaker had administered oath to him, what would be the fate of the unseated member from PP-100 if a court of law decides in his favor subsequently. Hon'ble Mr Aftab Ahmed Khan, also raised the point and it needs a serious consideration.

I have given detailed consideration to the issue, and surrounding the facts and circumstances, in the light of the precedents, relevant provisions of the Constitution, the Rules, and also the rules of other Assemblies as well as the prevalent practice in various legislatures. I have reached the conclusion that having received a duly issued Notification by the competent authority, i.e. the Election Commission of Pakistan ("ECP"), I was under obligation to administer oath to the member-elect under **Rule 6(4)** of the Rules. Hon'ble Aftab Ahmad Khan, did not produce or quote any document, or restraining order in respect of the Notification of ECP dated March 13, 2024, hence, on receipt of the said Notification, I was bound to administer oath to the above-mentioned member-elect from PP-100 in terms of Rule 6(4) of the Rules, as is required under the law, Rules; parliamentary practices and conventions. The Rule 6 (4) imposes an unambiguous duty upon the Presiding Officer:

"A person elected to the Assembly, who has not already made the oath, may do so before the Assembly **at any time**, subject to the prior intimation to the Speaker or to the Secretary".

Secondly, Rule 6 does not prohibit or places any specific bar or restriction upon the Presiding Officer. In fact, the tenor of the rules is that the Presiding Officer does not have much discretion vis-à-vis administering of the oath of membership after the duly issuance of notification by the ECP. If the issue of administering the oath arises the Presiding Officer is bound by the self-contained provisions of the Rules, which in this case is Rule 6. There is no other relevant provision in the Rules or law that specifically restricts oath of member.

The general rule of interpretation is that general provision give way or vield to specific provision of law. In the instant case, the specific provision is Rule 6, not Rule 38.

Moreover, the high constitutional importance of oath of a member is evident from the fact that it is specifically mentioned and provided in the Constitution of Pakistan [Article 65 read with article 127, and Third Schedule of the Constitution However, Hon'ble Aftab Ahmad Khan instead of considering the relevant provision of the Rules, relied only upon Rule 38. His contention was that Rule 38 places a bar upon the Speaker from administering the oath. I am of the considered view that the instant matter does not come under the purview of Rule 38 as discussed above.

Additionally, Rule 38 concerns "the unseating of a member as a result of an election dispute", whereas, in my opinion, the

issue under consideration is not an election dispute rather an administrative affair envisaged in Section 125 of the Elections Act 2017 "Appeal against count" which provides that the representation of recounting is filed with the Secretary, ECP and the Commission may either dismiss the appeal or determine the result afresh after recount and make such consequential order as may be necessary. It is pertinent to mention that as per subsection (6) of Section 125, the decision of the Commission is final.

Thirdly, and alternatively, Rule 38 appears to be applicable to unseating of a member, however, in the instant case, the ECP's notification unambiguously declares that Mr. Umair Wasi Ch. had never been a member of the Assembly to begin with. His notification was withdrawn and declared void ab initio.

As far as the point raised by hon'ble Aftab Ahmed Khan about the fate of un-seated Member, if he gets any relief subsequently from a court of law, I rule that in such eventuality, I would again administer oath to him if Election Commission of Pakistan issues Notification to this effect.

It would be pertinent to quote a precedent from the previous Assembly (2018-2023) when a similar eventuality occurred. Pursuant to the recounting held on PP-123 in compliance with the order of SCP, ECP recalled its Notification of August 10, 2018 vide its

subsequent Notification dated February 12, 2019, to the extent of Syed Qutub Ali Shah and Ms Sonia was declared elected from PP-123 in his place. She made oath on the first available next sitting of the Assembly, i.e. on February 20, 2019 without any objection raised on the pretext of Rule 38 regarding taking into account the expiry of the period of limitation for appeal. Therefore, I acted accordingly and administered oath to the member-elect under Rule 6.

With this reasoning, I rule out the point of order raised by hon'ble Aftab Ahmed Khan, MPA (PP-108).

MR AFTAB AHMAD KHAN: Thank you very much. Mr Speaker! As a procedure and as a decorum I cannot challenge your ruling میرا خیال ہے کہ آپ Rule38 میں ایک اور چیز پڑھ لیتے۔ That incumbent member was given the right of appeal for three days. اس کے وہ تین دن expire نہیں ہوئے تھے۔اس پر آپ نے کوئی وضاحت نہیں فرمائی ہے۔ Because he had the right for three days to appeal. وہ 14 تاریخ کو recounting ہوتی ہے اور 15 تاریخ کو آپ oath لے لیتے ہیں۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔ I have given the ruling regarding this matter straight away. I have acted under Rule 6 (4) and Rule 38 which is applicable to election dispute only and that comes when a proper due process of tribunal concludes. So, this is not that case so I have acted under Rule 6 (4) یہ میں نے آپ کی اس convenience کے لئے that in any case, if it is a matter before the court of law this ruling could be scrutinized there and if

any right accrues the member elected today and the person who has been declared void Ab initio ان کا کوئی right infringe نہ ہو to secure the parallel level playing field I have given this ruling.

قاضی احمد اکبر: جناب سپیکر! میں آپ کی اجازت سے ایک منٹ بات کرنا چاہتا ہوں کہ یہ Rule33(A) ہے کہ Annual calendar for the sessions of the Assembly۔ میری درخواست ہے کہ یہ calendar جاری فرما دیں تا کہ honorable members کو expected dates کا پتا ہو۔

MR SPEAKER: It is very important and I believe that it has been done. Can the Secretary Assembly approach the dice? کیا یہ calendar کو honorable members میں disseminate نہیں کیا؟ ممبران کو اس کی کاپی دیں۔

عام بحث

سالانہ بجٹ برائے سال 24-2023 پر عام بحث (۔۔۔جاری)

جناب سپیکر: اب سالانہ بجٹ 2024-2023 پر بحث کا آغاز کرتے ہیں اور آج اس بحث کا آخری دن ہے۔ آج میرے پاس معزز ممبران کی ایک لمبی فہرست ہے لہٰذا میری ممبرز سے استدعا ہے کہ اپنی بات مختصر وقت میں مکمل کر لیں۔ آخر میں وزیر خزانہ بجٹ پر بحث کو windup کریں گے۔ So, the list I have today from the government side is almost like 35 members and 30 or more from the opposition side لہٰذا میری درخواست ہے کہ please repetition avoid کریں۔ جو بھی بات آپ نے کرنی ہے اس کو مختصر رکھیں تا کہ زیادہ سے زیادہ اراکین بات کر سکیں۔ Now, I would invite محترمہ آمنہ حسن، وہ موجود نہیں ہیں، جناب محسن ایوب خان، جناب عمران الیاس چودھری، محترمہ سائرہ احمد، محترمہ حنا پرویز بٹ! جی please۔

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! شکریہ۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم آپ نے مجھے بجٹ پہ بات کرنے کا موقع دیا ہے۔ سب سے پہلے تو میں اپنے قائد میاں محمد نواز شریف کا شکریہ ادا کرنا چاہتی جنہوں نے محترمہ مریم نواز شریف کو پنجاب کی پہلی خاتون وزیر اعلیٰ کے لئے نامزد کیا ہے۔ مجھے اور اس ایوان میں بیٹھی ہوئی ہر بیٹی کو پنجاب اور پاکستان کی ہر بیٹی کو مریم نواز شریف پر فخر ہے۔ میں ان کو Iron Lady of Pakistan کا خطاب دیتی ہوں۔ جس طرح انہوں نے bravery سے پارٹی کو مشکل ٹائم سے نکالا اور اپنے والد کے ساتھ کھڑی رہی ہیں۔ آج سے تین سال پہلے بھی میں نے بجٹ speech کے دوران یہ بات ایوان میں کی تھی کہ جادو ٹونے سے حکومتیں بنائی تو جاسکتی ہیں لیکن برقرار نہیں رکھی جاسکتی ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ پنجاب دشمن حکومت ختم ہوئی اور اپنے وقت کا فرعون قانون کے مطابق اپنے جرائم کی سزا بھگت رہا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب ندیم صادق ڈوگر: جناب سپیکر! یہ غیر پارلیمینٹری ہے۔

جناب سپیکر: ایک سیکنڈ ڈوگر صاحب آپ مجھ پر trust کریں اگر کوئی چیز un-parliamentary ہوگی I will expunge it یہ آپ جتنے میری left hand side پر ممبر ہیں یہ general discussion is your day جتنی آپ اس میں sanctity رکھیں گے۔ اتنی آپ کی بات موثر ہوگی۔

جناب ندیم صادق ڈوگر: جناب سپیکر! یہ لکھا ہوا پڑھ رہی ہیں۔

جناب سپیکر: آپ نے object کیا allow me to look into it میں دیکھ لیتا ہوں۔ but no crosstalk عام بحث میں interruption اگر کوئی قیامت برپا ہو رہی ہو تو تب کوئی اس کو روکتا ہے۔

جناب حسن ذکا: جناب سپیکر! جب ہم بات کریں گے یہ بھی چپ کرکے سنیں گے۔

جناب سپیکر: حسن صاحب! Absolutely, I will ensure that. No cross talk. Don't worry at all.No cross talks. The honorable member has a right to speak and he should not be interrupted. جی حنا! And you don't have to read it

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! I am not آج عوامی جمہوری حکومت کے 30 دن مکمل ہو رہے ہیں۔ میں آج یہ announce کرنا چاہتی ہوں کہ آج 30 دنوں میں مریم نواز شریف صاحبہ نے 30 پراجیکٹس جن کو بجٹ کے اندر رکھا گیا ہے۔ اس کی کاپی بھی دے دوں گی یا 30 جو پوائنٹس دیکھ بھی لیں۔ جس رفتار سے مریم بی بی کام کر رہی ہیں مجھے لگتا ہے کہ انہوں نے ان پانچ سالوں میں 10 سالوں کا کام کر دینا ہے۔ پانچ اپنے اور پانچ سال وہ جو ان کے وسیم اکرم پلس، فرخ گوگی اور پنکی پیرنی کے gang نے جو اس پنجاب کی عوام کو سزا دی تھی میں یقین سے کہہ سکتی ہوں کہ مریم بی بی نے اپنے ان پانچ سالوں میں 10 سال کا کام کر کے دکھائے گی۔ میں جب پنجاب کا یہ بجٹ دیکھ رہی تھی تو سب سے پہلے "رمضان نگہبان پیکج" جس پر ان لوگوں نے بڑی تنقید کی ہے اس میں 60 لاکھ مستحق لوگوں کو ان کے گھر کی دہلیز پر راشن دیا گیا۔ اس کی تعریف ہمیں بھی کرنی چاہئے اور اپوزیشن کو بھی کرنی چاہئے۔ working women کے لئے جس طرح ہاسٹلز بنانے کا اقدام اس بجٹ میں ہے اور جس طرح بچوں کے لئے day care center کا کہا گیا ہے تو اس کے لئے ہم خواتین اور پنجاب بھر کی خواتین applaud کرتی ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! طالب علم ہماری top priority ہیں جیسے ہم نے دیکھا تھا کہ شہباز شریف صاحب نے laptops دیئے اور اسی طرح محترمہ مریم نواز شریف نے طالب علموں کے لئے laptops، الیکٹرک بائیکس دینے کا پروگرام ہے تو میں یقین سے یہ کہہ سکتی ہوں کہ محترمہ مریم نواز شریف کے دور میں نوجوانوں کا مستقبل روشن ہے اور ہمارا وژن ہمارے قائد کا وژن ہے and sorry to say ہمارا وژن وہ نہیں ہے کہ "انڈے، کٹے، مرغیاں یا لنگر خانے" کھولیں۔

جناب سپیکر! ہمارے وژن میں نوجوانوں کو progressive Pakistan بنانے کے لئے IT skills دی جائیں گی۔ ہمارے اس بجٹ میں "ارفع کریم ٹاور" کے طرز پر پنجاب میں پانچ IT cities بنانے کے علاوہ طلباء کو laptop scholarships دیں گے جبکہ یہ اپنی youth کو سکھاتے ہیں کہ گالم گلوچ کریں، fake پر پیگنڈہ کریں، petrol bombs بنائیں، ریاست کے اداروں پر attack کریں اور سوشل میڈیا پر trolling کریں تو ہم نے اپنے نوجوانوں کو صرف پاکستان کے مستقبل کے لئے empower کرنا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں ان بچوں کو بھی خوشخبری اور مبارکباد دینا چاہتی ہوں جن کے لئے PEEF یعنی Punjab Education Endowment Fund کی بحالی محترمہ مریم نواز شریف نے start کی تو اس step سے وزیر اعلیٰ صاحبہ وہ محبت کرنے والی ماں نظر آتی ہیں جو پنجاب کے ہر بچے کو اپنے بچوں کی طرح پیار کرتی ہیں۔ میں ان کی تقریر کو دیکھ رہی تھی جس میں کہا گیا ہے کہ اگر ہمارے بچے Ivy Leagues میں پڑھیں گے تو پنجاب کے بھی سب بچے Ivy Leagues میں پڑھیں گے۔ اس حوالے میں یہ ضرور کہنا چاہوں گی کہ محترمہ مریم نواز شریف پر محترمہ کلثوم نواز شریف (مرحومہ) کی دی گئی تربیت کا اثر ہے۔ جس طرح ہماری منتخب وزیر اعلیٰ چل کر اپوزیشن کے پاس گئیں اور کہا کہ اس بجٹ میں نہ صرف حکومتی بنچز کے پراجیکٹس ہوں گے بلکہ آپ لوگوں کے لئے میرے دفتر کے دروازے کھلے ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر! جیسے آپ کو پتا ہے کہ ہم نے health پر کبھی compromise نہیں کیا تو وزیر اعلیٰ صاحبہ نے اس بجٹ میں، مجھے جو سب سے اچھا لگا کہ لاہور کا کینسر ہسپتال، سرگودھا میں کارڈیالوجی ہسپتال، health کو بہتر کرنے کے لئے specially smog کے اوپر کنٹرول اور ستھرا پنجاب پراجیکٹ کے ساتھ ساتھ Solid Waste Management کو بھی start کیا جارہا ہے۔

جناب سپیکر! آپ کو پتا ہے کہ ہمارے قائد کے وژن میں ہمیشہ infrastructure رہا ہے تو میں دیکھ رہی تھی کہ اس بجٹ میں محترمہ مریم نواز شریف صاحبہ نے پہلے 6 مہینے میں تمام سڑکوں کو تعمیر کرنے کا plan دیا اور make sure کیا کہ سڑکوں کا ایک ایسا جال بچھے کہ جنوبی پنجاب کے سارے شہر آپس میں جُڑ جائیں۔ چونکہ وقت کم ہے تو میں آخر میں یہی عرض کروں گی کہ ان کی ساڑھے تین پونے چار سالہ ڈاک ٹائم حکومت نے جو تباہی کا وقت گزارا، ہم نے دیکھا کہ پنجاب میں کمیشن پر کام کیا گیا، جس طرح ہیروں کی انگوٹھیاں وصول کی گئیں اور جس طرح ٹرانسفر پوسٹنگ کے ذریعے کرپشن کی گئی تو ہماری وزیر اعلیٰ نے کہا کہ corruption is my red line تو ہم نے صرف کام کرکے دکھانا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اپوزیشن بنچز پر بیٹھے ہوئے معزز ممبران اگر مجھے بتا دیں کہ کوئی ایک سکول، کوئی ایک ہسپتال، کوئی ایک کالج، کوئی ایک منصوبہ اور کوئی ایک ایسی سکیم دکھا دیں جسے انہوں نے اپنے دور حکومت میں کیا ہو۔ میں آخر میں یہی عرض کروں گی کہ یہ والا بجٹ ایک

جھلک ہے اور انشاء اللہ 25-2024 میں آنے والا بجٹ میاں محمد نواز شریف کے وژن کے مطابق ہو گا۔ شکریہ

جناب سپیکر: جناب رانا شہباز احمد!

جناب شہباز احمد: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم o ایاک نعبد و ایاک نستعین o جناب سپیکر! شکریہ، پی ڈی ایم 2 نے 4480۔ ارب 70۔ کروڑ روپے کا بجٹ نہیں دیا بلکہ اعلانیہ ڈاکہ ڈالا ہے۔

جو آج صاحبِ مسند ہیں کل نہیں ہوں گے
کرائے دار ہیں ذاتی مکان تھوڑی ہے
سبھی کا خون شامل ہے یہاں کی مٹی میں
کسی کے باپ کا پاکستان تھوڑی ہے

جناب سپیکر! محترمہ ابھی فرما رہی تھیں اور پہلے بھی محترمہ عظمیٰ کاردار نے تقریر کی جو کہ پہلے عثمان بزدار صاحب کی بھی ایسی ہی تعریفیں کرتی تھیں بعد میں چودھری پرویز الٰہی صاحب کی بھی ایسی ہی تعریفیں کرتی رہی ہیں اور آج کل وہ مریم نواز شریف صاحبہ کی تعریفیں کر رہی ہیں۔

(اذان ظہر)

جناب سپیکر: جی، شہباز صاحب!

جناب شہباز احمد: جناب سپیکر! میری بہن نے کہا ہے کہ اس بجٹ میں 50 پروگرام رکھے گئے ہیں یا 100 پروگرام رکھے گئے ہیں تو میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ یہ بجٹ تو وہ بجٹ ہے جو نگران حکومت ضائع کر چکی ہے۔ یہ نیا بجٹ نہیں ہے بلکہ اگلے سال کا بجٹ بعد میں پیش ہو گا۔ اس بجٹ میں موٹر سائیکل فراڈ، کبوتر والے بابے کی جس طرح آٹا کے تھیلوں پر تصاویر لگائی گئی ہیں تو اس کی مثال پہلے نہیں ملتی۔ میری بہن مریم نواز شریف کے کام بتا رہی تھیں تو میں انہیں اپنے کپتان کے کام بتاتا ہوں۔

جناب سپیکر! میرے کپتان نے معاشی محاذ پر جو کام کئے ان کا پوری دنیا کو پتا ہے کہ COVID کے اندر پوری دنیا میں ٹیکسٹائل بند ہوئی لیکن پاکستان میں "سمارٹ لاک ڈاؤن" کے ذریعے اسے کُھلا رکھا کہ ہماری انڈسٹری بند نہیں ہونی چاہئے۔ یہ وہ انڈسٹری ہے جس نے

ساڑھے چار ارب ڈالر کی بر آمدات کیں اور پاکستان میں سرمایہ آیا جس سے عوام کو نوکریاں ملیں جس کا فیصل آباد کی انڈسٹری نے خود اعتراف کیا۔

محترمہ عطیہ افتخار: جناب سپیکر! یہ "جھوٹ" بول رہے ہیں۔

جناب سپیکر: محترمہ! خاموشی اختیار کریں اور No cross talk please. No cross talk. This is unacceptable آپ کیوں interrupt کر رہی ہیں؟ معزز ممبران سے درخواست ہے کہ آپ کھلے دل کے ساتھ اپنی تقریر مکمل کریں۔ آپ انہیں interrupt کر رہی ہیں جو کہ ٹھیک نہیں ہے۔ جی، شہباز صاحب!

جناب شہباز احمد: جناب سپیکر! معاشی محاذ کی بات کروں تو COVID کے اندر ہمارے ہمسایہ ملک بھارت میں چار کروڑ لوگ اس بیماری کا شکار ہوئے جبکہ میرے کپتان کی بہترین حکمت عملی پر پاکستان میں صرف 15 لاکھ لوگ اس بیماری کا شکار ہوئے جن میں سے 98 فیصد لوگ بالکل صحت مند اور توانا ہو گئے۔ صحت کارڈ کی بات کریں تو میرے کپتان نے غریب اور امیر کا فرق ختم کر کے آٹھ کروڑ شناختی کارڈ کے حامل لوگوں کو صحت کارڈ جاری کیا گیا جس سے 25 کروڑ لوگوں نے استفادہ کیا۔ یہ وہی صحت کارڈ ہے جس سے ڈاکٹرز ہسپتال میں جہاں صرف امراء جاسکتے ہیں اور جہاں پر صرف بیوروکریٹس جاسکتے ہیں، وہاں پر ایک غریب آدمی کے بھی دل کے stent پڑے تو ڈاکٹرز ہسپتال سے پڑے اور اس کی وجہ صرف میرا کپتان تھا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اگر آپ دوسرے ہسپتالوں میں دیکھیں، Surgimed Hospital میں جائیں یا کسی اور ہسپتال جائیں تو میں نے وہاں پر دیکھا کہ ایک رکشے والا بھی dialysis کروا رہا ہے جہاں سے ایک امیر آدمی dialysis کرواتا ہے۔ یہ میرے کپتان کے کارنامے ہیں۔ اس کے بعد "احساس پروگرام" کی بات کی جائے تو آپ نے دیکھا ہو گا کہ امریکہ، یورپ اور برطانیہ میں یہ پروگرام آئے ہیں لیکن 75 سال کی تاریخ میں پہلی دفعہ یہ پروگرام عمران خان صاحب ہی پاکستان میں لے کر آئے اور میرا کپتان ہی لے آیا۔ احساس پروگرام میں 115 منصوبے ایسے تھے جن میں پناہ گاہیں، بلاسود قرضے، ہنر سازی، شیلٹر ہوم، بے نظیر انکم سپورٹ پروگرام کا نام بدل کر انکم سپورٹ پروگرام رکھا جس سے تمام لوگوں کو فائدہ ہوا۔ راشن کارڈ، کسان کارڈ دیا جو لندن پلان

والوں سے برداشت نہ ہو سکا اور انہوں نے آکر یہ ختم کر دیا۔ جس کا اعتراف ہماری سابقہ ایم پی اے جگنو محسن نے کیا کہ انہوں نے ایک ایک ارب روپیہ ایم این ایز اور ایم پی ایز میں بانٹ دیا ہے اور اشتہاری کمپنیوں کو بانٹا گیا۔

جناب سپیکر! میں کپتان کا ایک اور کارنامہ بتاؤں جو لُوٹا ہوا مال واپس لایا وہ پاکستان میں اُس دور میں لُوٹا ہوا 519۔ارب روپیہ پاکستان میں واپس آیا۔ جس میں سے ساڑھے 4 سو ارب روپیہ صرف پنجاب کا واپس آیا۔

جناب سپیکر! امریکہ کے سابق وزیر خارجہ ڈونلڈ لو نے تسلیم کیا کہ کوئی سائفر نہیں آیا۔ میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ اگر سائفر آیا ہی نہیں تھا تو انہوں نے کپتان کو کس کیس میں بند رکھا ہوا ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

امریکی کانگریس کے سامنے ڈونلڈ لو نے ایک سائفر۔2 اُسی وقت دوبارہ پیش کر دیا کہ پاکستان نے اگر ایران کے ساتھ معاملات آگے بڑھائے تو اس کا ذمہ دار پاکستان خود ہو گا۔ یہ ہمارے لئے بڑی شرم کی بات ہے۔ ہماری حکومت کو اس پر stand لینا چاہئے کہ کسی ملک کے سیکرٹری یا وزیر کی کیا جرأت کہ وہ پاکستان کے اندرونی معاملات میں دخل دے۔ یہ میرا کپتان ہی تھا جس نے اُن کے سامنے آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر absolutely not کہا تھا۔

جناب سپیکر! عمران خان نے جو خارجہ پالیسیاں بنائیں میں اُن کے بارے میں بتاتا ہوں کہ اس نے تمام اُمت مسلمہ کو اکٹھا کیا اور پاکستان میں اسلامی کانفرنس بلائی۔ جس کی وجہ سے امریکہ اور دنیا اُس کی مخالف ہو گئی کہ یہ تو ایک Islamic State بنانے جا رہا ہے اور یہ ایک Islamic Block بنا دے گا۔ اگر آج وہ اُمہ اکٹھی ہوتی تو اسرائیل کو کبھی جرأت نہ ہوتی کہ وہ فلسطین پر حملہ کرتا۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! پلیز، wind up کریں۔

جناب شہباز احمد: جناب سپیکر! میں تعلیم پر بات کرنا چاہتا ہوں کہ تعلیم کے جو حالات ہو گئے ہیں۔ یہاں ایچیسن کالج کا واقعہ ہوا ہے اور وہاں کے پرنسپل نے استعفٰی دیا ہے۔ یہ معاملہ بہت highlight ہوا ہے۔ یہ بیوروکریسی جب دو، دو سال جیل میں رہتی ہے، جب یہ بیوروکریسی

چھٹیوں پر چلی جاتی ہے تو یہ سال سال کی تنخواہیں ایڈوانس لے لیتی ہے اور اپنے بچوں کی فیسیں دیتے ہوئے انہیں موت پڑتی ہے۔ وہ فیسیں ان کو دینی چاہئیں۔ اس ملک کے قانون کے ساتھ ایسے نہیں کھیلنا چاہئے۔ احد چیمہ اگر اتنے ہی غریب آدمی ہیں، اُن کی 8,10 ۔ ارب روپے کی پراپرٹی تو صرف لاہور میں ہی ہے۔ میں کہتا ہوں کہ اگر وہ فیسوں سے اتنے ہی تنگ ہیں تو یہ رمضان آٹے والی سکیم اُن کے لئے بھی جاری کرنی چاہئے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! ہمارے سکولوں کے یہ حالات ہیں کہ پہلے 2008 میں پنجاب کے تمام سکول PEEF کو دے دیئے گئے۔ PEEF کے حالات یہ ہیں کہ وہ ایک بچے کو 500 روپے دے رہے ہیں اُس سکول کو جس کو ٹھیکے پر دیا ہوا ہے۔ دیکھیں، 40 بچوں کی کلاس ہے اگر 500 روپے ایک بچے کی فیس ہے تو سکول کو ایک کلاس کا 20 ہزار روپے جاتا ہے۔ اُس 20 ہزار روپے میں انہوں نے سکول کا کرایہ بھی دینا ہے، بجلی کا بل بھی دینا ہے، ٹیچر کو تنخواہ بھی دینی ہے پھر اس تعلیم کا کیا حال ہو گا جہاں 20 ہزار روپے میں 40 بچے ایک کلاس میں پڑھ رہے ہیں۔ میری گزارش ہو گی کہ سرکاری سکولوں کو اپ گریڈ کیا جائے۔ ہماری تحصیل میں جو سکول 1985 سے پرائمری تھے وہ آج بھی پرائمری ہیں، جو مڈل تھے وہ مڈل ہیں۔ میری گزارش ہو گی کہ جو ہائی سکول ہیں ان کو ہائر سیکنڈری کیا جائے اور PEF کو ختم کر کے تمام اساتذہ کو بھرتی کیا جائے۔

جناب سپیکر: راناصاحب! آپ wind up کریں۔

جناب شہباز احمد: جناب سپیکر! میں ٹائم کی کمی کی وجہ سے ایک شعر آپ کو سنانا چاہتا ہوں:

چور تخت پہ قابض ہے
میرا کپتان قید میں ہے
تیرے حقوق کی ضمانت نہیں کوئی اب
غریب شہر تیرا خیر خواہ قید میں ہے

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔

جناب مشتاق احمد: جناب سپیکر! میں بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، بریگیڈیئر صاحب!

جناب مشتاق احمد: جناب سپیکر! میں صرف ایک دو منٹ very small comments کے لئے لوں گا۔ یہاں پر رمضان پیکج کی بہت تعریف ہو رہی ہے آپ یقین کریں کہ اگر یہ اچھا ہوتا تو میں بھی ضرور اس کی تعریف کرتا۔

جناب سپیکر: آپ صرف اپنی ہی بات کریں۔

جناب مشتاق احمد: جناب سپیکر! میں نے اپنے حلقے کی ایک ضروری بات کرنی ہے۔۔

جناب سپیکر: کیا آپ نے تقریر کرلی ہے؟

جناب مشتاق احمد: جناب سپیکر! میں نے تقریر نہیں کرنی بس یہ کہنا ہے کہ میرا حلقہ پنڈ داد نخان ہے۔۔۔

جناب سپیکر: بریگیڈئر صاحب! یہ بجٹ پر بحث ہے، آپ کیا کرنا چاہ رہے ہیں؟ جی، سمیع اللہ صاحب!

جناب سمیع اللہ خان: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! آپ کا شکریہ کہ آپ نے مجھے موقع دیا کہ اس بجٹ کے حوالے سے اپنی رائے اور معروضات اس ہاؤس کے سامنے رکھ سکوں۔ یہ تقریباً 4500۔ ارب روپے کا بجٹ اس پر گزشتہ تین روز سے میرے خیال میں بہت اچھی debate ہو رہی ہے۔ اپوزیشن کی جانب سے بھی بہت سارے ممبران نے بجٹ کے حوالے سے بہت اچھے points raise کئے۔ انہوں نے بجٹ کے ساتھ ساتھ جو ملک کی سیاسی صورتحال ہے اور ہر سیاسی جماعت کا جو اس وقت پاکستان کی سیاست میں جو مؤقف ہے وہ بھی انہوں نے اس بجٹ کی تقریر کرتے ہوئے ساتھ ساتھ وہ points بھی raise کئے ہیں۔

جناب سپیکر! میرے پاس بجٹ کے حوالے سے بھی کچھ چیزیں ہیں جو میں آپ کے سامنے رکھنا چاہوں گا۔ میں نے اپوزیشن کے ممبران کی تمام تقاریر میں صرف ایک چیز observe کی ہے کہ انہوں نے تاثر کچھ اس طرح کا دیا ہے کہ جیسے اِن کا تعلق ایک ایسی جماعت سے ہے جو پاکستان میں کبھی اقتدار میں نہیں آئی۔ حالانکہ ان کو اس بات کا خیال ہونا چاہئے تھا کہ اِن کی جماعت پنجاب میں ساڑھے 4 سال حکومت کر چکی ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

ان کو اس بات کا بھی احساس ہونا چاہئے تھا کہ مرکز میں ان کی جماعت تقریباً پونے چار سال حکومت کر چکی ہے اور اِن کی جماعت KPK میں دس سال حکومت کر چکی ہے۔ چلیں،

KPK چھوڑ دیں یہ پنجاب اسمبلی ہے ہم اس پر بحث نہیں کرتے لیکن گزشتہ ساڑھے چار سال جس میں سے تقریباً چار سال عثمان بزدار کے اور چھ ماہ چودھری پرویز الٰہی صاحب کے ہیں۔ اس صوبے میں یہ تقریباً ساڑھے چار سال حکمران رہے اور کسی ایک ممبر کے علاوہ کسی میں اتنی اخلاقی جرات نہیں تھی کہ وہ اس عرصہ اقتدار کو defend کرتا۔ ہم پر لاکھ تنقید کریں۔ ہمارا ممبر اگر KPK کی اسمبلی میں بیٹھا ہوگا، ہمارا ممبر سندھ اسمبلی میں بیٹھا ہوگا تو وہ پنجاب میں شہباز شریف کے دس سال کے عرصہ اقتدار کو نہ صرف own کرتا ہے بلکہ اس پر فخر بھی کرتا ہے۔ مجھے عثمان بزدار کے عرصہ اقتدار کے بارے میں کچھ کہنے کی ضرورت نہیں ہے ان کی تین دن کی تقاریر نکلوا لیں وہ شرمندگی سے بھرا ہوا ہے۔ یہاں کسی نے اس کا ذکر فخر سے نہیں کیا۔ میرے خیال میں انہوں نے درست کیا ہے۔ وہ پنجاب کی تاریخ کا ایک سیاہ باب تھا جو چار سال یہاں عثمان بزدار اور چھ ماہ پرویز الٰہی صاحب یہاں حکمران رہے۔ مجھے یہاں حیرت ہوئی کہ ایک فاضل ممبر نے یہ بھی کہا کہ پنجاب کا بجٹ چھوڑ کر وہ سیدھا امریکہ گئے اور کہا کہ بس امریکی الیکشن آنے والا ہے، وہاں ٹرمپ جیت جائے گا اور عمران خان باہر آ جائے گا۔ یہ سفر ذرا دیکھیں، امریکہ سے آزادی کا سفر کہاں سے شروع ہوا اور کہاں آ کر اس کا اختتام ہو رہا ہے۔ یہ وہ پارٹی ہے کہ اس کے لیڈر نے پونے چار سال ٹی وی پر بیٹھ کر اس قوم کو یہ بتایا کہ آرمی چیف جو ہوتا ہے وہ قوم کا باپ ہوتا ہے انہوں نے پاکستان کی تاریخ میں ایک نیا ابو تلاش کیا اور یہ ٹی وی پر چار سال same page اور same page کے فضائل بیان کرتے رہے۔ میں کسی مخصوص بندے کی بات نہیں کر رہا، کوئی ایک بندہ بتا دیں جس نے چار سال ٹی وی پر بیٹھ کر اور پرائم منسٹر ہاؤس میں بیٹھ کر same page کی فضلیت اور اس کے فضائل بیان نہ کئے ہوں لیکن جب لڑائی ہوگئی تو ابو کو جانور کہا گیا۔ آپ کو بھی پتا ہے کہ وہ ابو جانور بن گیا اور میر جعفر بن گیا۔ اب مجھے حیرت ہے کہ انہوں نے ایک نیا ابو تلاش کیا، وہ پاکستان میں نہیں ملا اور وہ نیا ابو امریکی ٹرمپ ہے۔ اب ان کی ساری امیدیں ان سے وابستہ ہیں، وہ امریکی آزادی کا نعرہ تو پچھلے ماہ کا تھا ان کی امریکہ کے اندر صرف سیاسی سرگرمی دیکھ لیں تو آپ کو پتا چل جائے گا کہ امریکہ سے آزادی کا جو کھوکھلا نعرہ تھا اور قوم کو دھوکہ دینے کا جو نعرہ تھا، اگر کوئی سمجھدار پاکستانی ان کی امریکہ کے اندر چھ ماہ کی سرگرمی کو دیکھ لے تو اس نعرہ کا پوسٹ مارٹم ہو جاتا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! یہاں پر کہا گیا کہ پاکستان میں ہر لیڈر کی ایک قیمت رکھی ہے لیکن عمران خان کی قیمت نہیں ہے۔ میرے دوست شور نہ کریں عمران خان کی قیمت سعودی شہزادے کی صرف ایک گھڑی ہے۔ ایک گھڑی صرف اس کی قیمت ہے اور اگر بات کو تھوڑا آگے بڑھانا ہے تو عمران خان کی قیمت کیا ہے تو ابھی رانا شہباز احمد نے کہا کہ ہم لُوٹا ہوا پیسا پاکستان میں واپس لائے۔ پاکستان کے خزانہ میں اگر ریکارڈ پر کوئی رقم ہے تو آپ کو بھی پتا ہے کہ وہ 190 ملین پاؤنڈ کی رقم ہے جو پاکستان میں آئی۔(نعرہ ہائے تحسین)

اب چونکہ بجٹ تقریر ہے کسی دن یہ رکھیں تو ایک ایک نکتہ پر بات کریں گے کہ وہ 190 ملین پاؤنڈ کس طرح سے پاکستان کے خزانے میں آیا تھا اور کس طرح سے ملک ریاض کے خزانہ میں گیا؟ اگر عمران خان کی قیمت پوچھنی ہے تو ملک ریاض سے پوچھیں جس کا 190 ملین پاؤنڈ UK میں پکڑا گیا اور وہ کس طرح adjustment کی صورت میں اس کے account میں واپس گیا۔ یہاں باتیں تو بہت ساری کرنے والی ہیں، یہاں یہ بڑے ڈرانے کے انداز میں کہتے ہیں کہ آج ہم یہاں بیٹھے ہیں اور آپ اُدھر بیٹھے ہیں کل ہم اُدھر ہوں گے اور آپ اِدھر ہوں گے یہ ڈراتے ہیں۔ حضور! ہم اُدھر بیٹھ کر اِدھر آئے ہیں۔ ہم وہ سارا کچھ بھگت کر اِدھر آئے ہیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

چار سال کی جو فاشٹ حکومت تھی اس کی داستانیں میں نے صرف ایک دن رانا ثناء اللہ خان کی سنائی تھیں۔ آپ سے میرا وعدہ ہے کہ ہر سیشن میں آپ کے لیڈر کی سفاکیت اور آپ کی آمرانہ حکمت عملی تھی ہر بار ایک کہانی سنایا کروں گا پاکستان کے ایک لیڈر کی کہانی جس نے چار سال میں پاکستان کے سیاسی کلچر کو تباہ کیا۔ ہاں! ٹھیک ہے آج آپ مشکل میں ہیں اور میں ایک سیاسی ورکر ہوں کوئی سیاسی ورکر مشکل میں آئے تو میں قطعاً قطعاً اس پر تالیاں بجانے والا نہیں ہوں لیکن اپنے گریبان میں جھانکیں۔ آپ چار سال کیا کرتے رہے؟ اور کچھ نہیں تو کم از کم اپنی لیڈر شپ کی سطح پر عمران خان سے جیل سے ایک پیغام باہر دلوا دیں کہ جو چار سال میں منہ پر ہاتھ پھیر تا رہا اور امریکہ میں جا کر کہتا رہا فلاں کا AC اُتروا دوں گا تو میں وہ غلط کرتا رہا اور میں معافی مانگتا ہوں تو یقین مانو۔۔۔(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: No cross talks. Please no cross talk, as a matter of fact آپ لوگ تشریف رکھیں۔ Please no cross talk. As a matter of fact یہ ان کا ٹائم ہے بجٹ تقریر میں جو وہ بات کر رہے ہیں normally practice یہی ہے کہ بجٹ تقریر میں وہ اپنی مافی الضمیر بیان کرتے ہیں جو رانا صاحب نے تقریر کی اس کا 90 فیصد حصہ ان کا مافی الضمیر تھا اور بجٹ سے کوئی تعلق نہیں تھا۔ اسی طرح میں نے ان کو نہیں روکا، ان کی بات آپ کے لئے کڑوی ہے لیکن دقت یہ ہے کہ سننے کا حوصلہ ہونا چاہئے۔ اگر نہیں ہو گا تو parliament is no parliament and assembly is no assembly. I will give you time sir.

(نعرہ ہائے تحسین)

میاں محمد آصف: جناب سپیکر! ان کی تقریر کا دورانیہ 15 منٹ سے اوپر جا رہا ہے پھر باقیوں کو بھی پندرہ منٹ دیں۔

جناب سپیکر: میں آپ کو لسٹ دوں کہ کتنے معزز ممبران کو پندرہ پندرہ منٹ سے زیادہ ٹائم ملا ہے based upon the content of their speech, I have allowed it as a Speaker. Will you dictate me کہ میں نے کیا کرنا ہے؟ میں نے رانا آفتاب احمد خان صاحب کو ٹائم دیا اور میں نے جناب احمد خان بھچر کو ٹائم دیا honorable members spoke very well and I kept on listening to him for good eighteen minutes. It's upon the content of what you speak. Speak good the whole House will listen جناب سمیع اللہ خان صاحب! آپ اپنی بات جاری رکھیں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! میں سیدھا بجٹ پر آجاتا ہوں کیونکہ مجھے پتا ہے کہ انہوں نے ابھی چار پانچ سال باتیں کرنی ہیں اور ہماری بھی سننی ہیں۔ بجٹ کا خلا میں کوئی comparison نہیں ہوتا اگر یہ کبھی اقتدار میں نہ آئے ہوتے تو یہ کہتے کہ ہم نے آج پنجاب کے بجٹ کا comparison نیویارک سٹی کے سالانہ بجٹ سے کرنا ہے تو ہم کہتے کہ جی بالکل ٹھیک ہے لیکن اس بجٹ کا comparison تو آپ کے پچھلے چار سال کے دور حکومت سے ہو گا۔ آپ کو فخر سے وہ comparison خود بھی کرنا چاہئے اور اس کو welcome بھی کرنا چاہئے حالانکہ حقیقت یہ

ہے کہ ہم نے پچھلے ساڑھے چار سال میں انہی benches پر بیٹھ کر دیکھا کہ پنجاب حکومت کو پانچ سال کون چلا رہے تھے، جناب عمران خان، جناب عثمان احمد بزدار، احسن جمیل گجر، فرح گوگی اور ایک بیوروکریٹ تھا جو بیوروکریسی کو بھی ٹیکے لگاتا اور اس کا نام بھی ٹی کے تھا۔ آپ کو پتا ہوگا کہ وہ ٹی کے صاحب کون تھے۔ یہ پانچ کا گینگ تھا جو پنجاب کے بجٹ سے لے کر ہر چیز کو اس پنجاب میں پچھلے پانچ سال چلاتا رہا۔ اب ان کو شاید یاد نہیں ہے اور میں یاد کروا رہا ہوں کہ انہوں نے چار بجٹ پیش کئے ہیں۔ انہوں نے پہلا بجٹ 16۔اکتوبر 2018 کو پیش کیا، دوسرا بجٹ 14۔جون 2019 کو پیش کیا، تیسرا بجٹ 15۔جون 2020 کو پیش کیا اور چوتھا بجٹ 14۔جون 2021 کو پیش کیا اور یہ سارے بجٹ مخدوم ہاشم جواں بخت صاحب نے اس ایوان میں پیش کئے۔ اب ان کا مختصر سا جائزہ لے لیتے ہیں۔ ان کے چار سال میں جو ایجوکیشن پر رقم مختص کی وہ 1590۔ارب روپے تھی جو کہ اگر اس کی average نکالی جائے تو وہ 397۔ارب روپے بنتی ہے۔ ان کا ایجوکیشن کا بجٹ 397۔ارب روپے تھا۔ اب جو بجٹ آیا ہے اس میں ایجوکیشن شعبہ کے لئے جو رقم مختص کی گئی ہے وہ 397۔ارب روپے کے مقابلے میں 595۔ارب روپے ہے اور ہم یہاں کہیں کہ یہ بُرا بجٹ ہے۔ آپ جس state of mind میں ہیں آپ کہہ سکتے ہیں۔ مجھے اس پر بھی کوئی اعتراض نہیں ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! شعبہ ہیلتھ میں ان کے چار سال میں جو total budget رکھا گیا وہ 1190۔ارب روپے تھا ان کی average تقریباً 300۔ارب روپے بنتی ہے اور جو موجودہ بجٹ ہے اس میں 473۔ارب روپے رکھے گئے ہیں۔ اُس میں 473۔ارب روپے یعنی 300۔ارب روپے کے مقابلے میں ہیلتھ کے بجٹ میں رکھے گئے ہیں۔ agriculture کی بات ہوئی 4 سال میں انہوں نے ٹوٹل 163 billion rupees رکھے جو کہ average تقریباً 40,41 ارب بنتے ہیں اور 40 ارب روپے کے مقابلے میں ہماری حکومت نے agriculture کا بجٹ تقریباً 80 ارب روپے اس سال مختص کیا ہے۔ یہ میرے پاس سارے departments کا data اگر کوئی معزز ممبر لینا چاہے گا تو میں نے 4 سال کا break up---

جناب سپیکر: جی، سمیع اللہ خان صاحب! آپ please wind up کریں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! چونکہ یہ واقعی اتنی لمبی چوڑی detail ہے اور وقت کم ہے، میں صرف آخر میں یہی کہوں گا کہ آئندہ پانچ سال بھی آپ نے اُدھر ہی بیٹھنا ہے اور ہم نے پانچ سال اِدھر ہی بیٹھنا ہے اللہ کی مہربانی سے۔۔۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے hooting کی گئی کہ اللہ کول نئیں جانا)

جناب سپیکر: جی، سمیع اللہ خان صاحب گل مکاؤ۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! اللہ کول جان دیاں گلاں ٹھیک نیں۔ تو حضور بات یہ ہے کہ چار سال آپ کو آئینہ دکھاتے رہیں گے، بہت شکریہ۔

جناب تشکل عباس وڑائچ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: آپ سید رفعت محمود ہیں؟

جناب تشکل عباس وڑائچ: جناب سپیکر! تشکل عباس وڑائچ ہوں۔

جناب سپیکر: آپ اگر حسن ملک بھی نہیں ہیں تو میں آپ کو باری نہیں دے رہا مجھے floor ان دونوں ممبران کو دینا ہے ابھی آپ کی باری آئے گی۔ Point of Order میں discussion نہ لیں پھر ایک بُری رِیت پڑ جائے گی this will continue and it will be an unending story. I am speaking out of my experience. Please be seated. I will give you time. آپ ابھی بیٹھ جائیں۔ جی، سید رفعت محمود صاحب!

سید رفعت محمود: ایاک نعبد وایاک نستعین o اے ہمیشہ زندہ اور قائم رہنے والے خدا تعالیٰ ہم تیری ہی رحمت کے طلب گار ہیں۔

جناب سپیکر! شکریہ۔ میں پہلی بار اس صوبائی اسمبلی میں منتخب ہو کر آیا ہوں میرا تعلق سوہاوہ، دینہ، جہلم سے ہے اور میرا حلقہ منگلا ڈیم سے بالکل جُڑا ہوا ہے۔ منگلا ڈیم پنجاب کا دوسرا بڑا ڈیم ہے جو آدھے پنجاب کو سیراب کر رہا ہے اور میری جو تحصیل سوہاوہ ہے، تحصیل دینہ ہے اور ڈومیلی کا علاقہ ہے یہ بہت ہی پسماندہ علاقے ہیں تو میں چاہتا ہوں کہ جو Upper Jhelum Canal اور Lower Jhelum Canal میری تحصیل ان نہروں کے ساتھ بالکل جڑی ہوئی ہے اور ان نہروں کے ساتھ ایک چھوٹی نہر ہماری تحصیل سوہاوہ اور دینہ کو بھی دی جائے۔

دوسرا میرا مسئلہ یہ ہے کہ میری جو تحصیل دینہ ہے یہ تقریباً کافی عرصہ پہلے تحصیل بنی تھی اور وہاں پر تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال ابھی تک موجود نہیں ہے لوگ جب بیمار ہو جاتے ہیں یا کوئی accident ہو جاتا ہے تو اُن کو دوسرے شہروں میں لے جاتے ہوئے کئی افراد راستے میں ہی انتقال کر جاتے ہیں تو مہربانی کر کے تحصیل دینہ میں تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال قائم کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، Order in the House, please معزز ممبر بات کر رہے ہیں۔ وزیر انسانی حقوق و پارلیمانی امور جناب خلیل طاہر سندھو! آپ نے گفت و شنید کرنی ہے تو سائڈ پر lobbies میں you are disturbing members.

سید رفعت محمود: جناب سپیکر! میرے حلقہ میں ڈومیلی کا علاقہ ہے جہاں 80 ہزار کی آبادی ہے اور وہاں پر ایک ہی کالج ہے اور اُس کالج کے اندر بالکل کوئی سٹاف موجود نہیں ہے اور وہ بہت پسماندہ علاقہ ہے وہاں جو طالب علم ہیں اُن کو دور دراز علاقوں میں بسوں کی چھتوں پر سفر کر کے اپنی تعلیم کا نظام مکمل کرنا پڑتا ہے تو میں چاہتا ہوں کہ وہاں پر اُس گورنمنٹ ڈگری کالج میں سٹاف کی کمی کو پورا کیا جائے۔

جناب سپیکر! سوہاوہ چکوال روڈ پر آئے دن accidents ہو رہے ہیں اور وہاں پر کوئی ٹریفک پولیس نہیں ہے کل بھی ایک accident ہوا ہے اُس accident کی وجہ سے دو نوجوان وفات پا گئے ہیں تو مہربانی کر کے وہاں پر ٹریفک پولیس کا سٹاف تعینات کیا جائے۔ میرے حلقے میں 80 فیصد سڑکیں ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں تو مہربانی کر کے میرے حلقے کی جو سڑکیں ہیں وہاں پر مرمت کروائی جائے ہم نے تمام سڑکوں کی لسٹ ڈپٹی کمشنر آفس جہلم میں جمع کروا دی ہے۔ سوہاوہ شہر میں پانی کی بہت قلت ہے اور جو Tehsil Municipal Administration ہے وہ لوگوں سے پورے بل وصول کر رہی ہے اور لوگوں کے گھروں میں بالکل پانی نہیں آ رہا اور لوگ بل دینے پر مجبور ہیں تو مہربانی کر کے اُس تحصیل سوہاوہ میں جو tub wells کی کمی ہے ان کو پورا کیا جائے۔

جناب سپیکر! جس طرح وزیر اعلیٰ صاحبہ نے کہا تھا کہ غریبوں کے ہر گھر کو 300 بجلی کے units فری دیئے جائیں گے اب لوگ ہم سے پوچھ رہے ہیں کہ کیا اس بجٹ میں وہ 300 بجلی

کے units آپ دیں گے یا نہیں دیں گے ؟ وزیر خزانہ جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن بیٹھے ہیں اس بات کا بھی بتائیں کہ کیا لوگوں کو 300 بجلی کے units ابھی ملیں گے یا نہیں ملیں گے۔

جناب سپیکر ! ہمارے جو پی ٹی آئی کے ورکرز ہیں میں اُن کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں۔ میں پچھلے دنوں دینہ شہر کے ایک محلے میں گیا تو میں جب واپس آیا تو رات کے آٹھ بجے کا ٹائم تھا تو مجھے ہمارے ایک آدمی نے کہا کہ ایک گھر میں بڑا ضروری جانا ہے تو میں نے کہا میں سارے دن کا تھکا ہوا ہوں میں آج نہیں جا سکتا تو کیا وجہ ہے آپ مجھے آج ہی کیوں لے کر جانا چاہتے ہو تو انہوں نے کہا کہ الیکشن والے دن صبح ایک بزرگ نے اپنی بہو کو کہا کہ بیٹا آپ نے ایک ووٹ شیر کو ڈالنا ہے اور دوسرا ووٹ عقاب کو ڈالنا ہے تو اُس خاتون کے ساتھ اُس کا 4 سال کا بیٹا بھی پولنگ سٹیشن پر چلا گیا وہاں پولنگ سٹیشن پر بڑی لمبی لمبی لائنیں لگی ہوئی تھیں تو وہ بچہ اُونچا اُونچا رونے لگا کہ ماما دادا ابو کی بات نہیں ماننی ہم نے ووٹ عمران خان کو دینا ہے۔ میں اُس بچے کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں کہ جب اُس نے کہا ماما میں آپ کی پرچی خود ہاتھ میں پکڑوں گا اور میں آپ کو شیر کو ووٹ نہیں ڈالنے دوں گا ہم نے صرف عمران خان کو ووٹ ڈالنا ہے، لوگوں نے کہا کہ یہ بچہ جو رو رہا ہے پورا پولنگ سٹیشن دیکھ رہا ہے تو اس کی بات مان جائیں تو اُس بچے نے اپنی والدہ کو مجبور کر دیا تو اُس کی ماں نے عمران خان کے نمائندہ کو ووٹ ڈالا۔ میں اپنے تمام دوستوں کا، اپنی ماؤں کا، بہنوں کا، اپنے حلقے کی عوام کا اور اپنے voters کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے مجھے بھاری اکثریت سے منتخب کیا۔ میں چاہتا ہوں کہ میرا ضلع جہلم ترقی کرے اور جو میں نے تجاویز دی ہیں مجھے امید ہے کہ یہ ان شاءاللہ پوری کریں گے۔ بہت مہربانی، بہت نوازش، اللہ حافظ۔

جناب سپیکر: جی، محمد نعیم صفدر صاحب! تشریف نہیں رکھتے۔ مجھے ابھی ایک request ملی ہے محترمہ صائمہ کنول she is not feeling well ایک اور معزز ممبر سردار محمد علی صاحب کی بھی کہیں engagement ہے تو پھر میں محترمہ صائمہ سے کہتا ہوں کہ آپ بات کرلیں۔ I am giving two speeches straight to the members who have requested and both are from the opposition side.

محترمہ صائمہ کنول: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ○ ایاک نعبد وایاک نستعین ○

جناب سپیکر: جی، محترمہ! ایک منٹ۔ مجھے ابھی Chief Whip نے approach کیا تھا from Opposition benches اور اُن کا یہ خیال تھا کہ ہمارے ممبرز کی لسٹ زیادہ ہے اور دن تھوڑے ہیں اب ہم ان کی cut motions کے بھی دن رکھ چکے تھے تو ان کا خیال تھا کہ ہم cut motions ایک دن میں بھگتا لیں گے تو آپ general discussion کا ایک دن بڑھا دیں، تو ٹھیک ہے میں نے سیکرٹری اسمبلی سے کہہ دیا ہے کہ وہ آپ کے لئے general discussion ایک دن اور بڑھا دیتے ہیں۔ آپ اپنی cut motions کا ایک دن چھوڑ رہے ہیں تو rightfully آپ ایک دن general discussion میں اور لے لیں۔ Treasury Benches سے almost 50 members کی لسٹ میرے پاس پڑی ہے that will be hardly exhausted اور جو اپوزیشن کے ممبرز بات کرنا چاہتے ہیں تو اُن کی لسٹ آج ہی دے دیں۔

ڈپٹی قائد حزب اختلاف (جناب محمد معین الدین ریاض): جناب سپیکر! It should not be altered اور اس کے اندر addition and subtraction نہ ہو، کیونکہ ہوتا یہ ہے کہ جن کے نام آئے ہوئے ہیں اُن کے علاوہ نئے نام اور آجاتے ہیں اور یہ نام پیچھے چلے جاتے ہیں۔

جناب سپیکر: This will go in the same order as it is

ڈپٹی قائد حزب اختلاف (جناب محمد معین الدین ریاض): جناب سپیکر! It should be in the same order.

جناب سپیکر: صرف دو معزز ممبران کو میں allow کر رہا ہوں جیسے محترمہ صائمہ کنول کا اور سردار محمد علی خان کا ہے۔ تو they will speak straight in a row جی، محترمہ! please آپ بات کریں۔

محترمہ صائمہ کنول: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ○ ایاک نعبد وایاک نستعین ○ جناب سپیکر۔ میں اپنے حلقہ پی پی-260 کی منتخب ایم پی اے ہوں۔ الحمد للہ، اللہ کے کرم سے، ماں باپ کی دعاؤں اور اپنے لیڈر عمران خان کے اعتماد اور مجھے بخشے ہوئے اعزاز کہ میں ایک مڈل کلاس فیملی سے ہوں مجھے انہوں نے ٹکٹ دے کر جو اعزاز بخشا جو عزت بخشی۔

میں اس پر ان کی اور اپنے حلقہ کی عوام کی بھی بہت مشکور ہوں کہ جنہوں نے عمران خان پر اعتماد کرتے ہوئے مجھے بھاری مینڈیٹ کے ساتھ کامیابی دلوائی۔ میں آپ سے request کروں گی کہ جس طرح سے آپ نے باقی ممبران کو ٹائم دیا ہے تو مجھے بھی آپ 15 منٹ کا وقت دیں گے تاکہ میں اپنے حلقہ کے issues پر بات کر سکوں۔ مجھے یہاں پر کسی کی خوشامد کا صفحہ پڑھ کر اپنی special seat نہیں لینی بلکہ مجھے صرف اپنے اہم issues پر بات کرنی ہے۔ میں اپنے رب سے عہد کر کے آئی ہوں کہ جہاں تک انسانی کوشش کام کر سکتی ہے تو میں اپنے حلقہ کی عوام کے مسائل کے حل تک ان شاء اللہ لڑوں گی۔ میرا حلقہ تو ویسے ہی مسائل کا مسائلستان ہے۔ مگر میں آج کچھ اہم issues پر بات کرنا چاہتی ہوں۔

(اس مرحلہ پر جناب ڈپٹی سپیکر کرسئ صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ صائمہ کنول: جناب سپیکر! ایمان کے بعد سب سے اہم چیز صحت ہے مگر بدقسمتی سے صحت کے لئے فنڈز نہ ہونے کے برابر رکھے جاتے ہیں اور پھر وہ فنڈز لاہور سے ہوتے ہوئے میرے حلقہ تک پہنچنے میں انجانی سی یخ بستہ ٹھنڈ کا شکار ہو کر سکڑ جاتے ہیں کیونکہ یا تو وہ فنڈز Metro Busses کی نذر ہو جاتے ہیں یا پھر سینکڑوں ارب روپے کی اورنج ٹرین کی نذر ہو جاتے ہیں۔ کہاں وہ خان صاحب کی انسانیت سے محبت کا شاہکار صحت کارڈ اور کہاں تخت لاہور کے لولے لنگڑے پراجیکٹس جو میرے وسیب کے بنیادی حقوق بھی کھا جاتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں اب اپنے حلقہ کی عوام کا پورا پورا حق لے کر جاؤں گی۔ میری پہلی گزارش ہے کہ میرے حلقہ پی پی-260 کے شیخ زید ہسپتال کے ٹراما سنٹر کی تعمیر کے لئے فنڈز کی ترجیحی بنیادوں پر فراہمی یقینی بنائی جائے تاکہ وہاں کی آبادی کی صحت کے مسائل بھی حل ہوں ایسا نہ ہو کہ انہیں 60 کلومیٹر کا فاصلہ طے کر کے رحیم یار خان جانا پڑے اور خدا نہ کرے کہ کوئی مریض راستے میں ہی expire ہو جائے۔

جناب سپیکر! میرے حلقہ کے بدقسمتی سے بے تحاشا ایسے سکولز ہیں جو تیس، چالیس سالوں سے اپ گریڈ نہیں ہوئے یا کروائے ہی نہیں گئے اور middle schools کو high

schools کا درجہ نہ دیا گیا، پھر یہ technical mistake کر دی گئی کہ جہاں ہائی سکولز ہی نہیں وہاں عوامی پریشر کی وجہ سے کالج بنا دیا گیا، مگر اس کالج میں بچے ہی نہیں ہیں تو بچے کہاں سے آئیں جب ہائی سکول ہی نہیں ہے تو کالج میں پڑھنے کے لئے بچے کہاں سے آئیں گے تو براہ مہربانی میرے حلقہ کے 20 مڈل سکولز کو اس بجٹ میں ہائی سکولز کا درجہ دے دیا جائے اور کم از کم 30 پرائمری سکولز کو مڈل سکولز کا درجہ دیا جائے؟ پھر جو سکولز موجود ہیں ان کا انفراسٹرکچر بالکل تباہ حالی کا شکار ہے۔ سکولز اور کالجز میں سٹاف اور سہولیات کا بے حد فقدان ہے۔ آپ کی خاص شفقت ہو گی اگر اس بجٹ میں ہمارے سکولوں کے دیگر تعلیمی مسائل کو بھی حل کروایا جائے۔

جناب سپیکر! میرے حلقہ سے شان و شوکت سے بھرپور دریائے سندھ گزرتا ہے جس کے ادر گرد وادی سندھ کی عظیم تہذیبوں نے ترقی پائی ہے تو یہ کیسے ممکن ہے کہ اس کے ارد گرد کا پانی کھارا ہو؟ جب کچھ خاص لوگوں کی شوگر ملز کو ترقی دینے کے لئے خطرناک pesticides اور کھادوں کا استعمال ہو گا تو پھر زمین تو کڑواہٹ ہی دے گی اور وہاں سیوریج لائنیں نہیں ہیں اگر سیوریج کا پانی زمین میں جائے گا تو پھر پینے کا صاف پانی تو خود ہی گندہ ہو گا جس کی وجہ سے گھر گھر میں ہیپاٹائیٹس اور مختلف قسم کی مہلک بیماریاں مفت مشورے لینے کے لئے آجاتی ہیں۔ دل اور گردوں کے مریض ہسپتال نہ ہونے کی وجہ سے ایڑھیاں رگڑ رگڑ کر مر جاتے ہیں کیونکہ میٹرو اور اورنج ٹرینیں تو جگر کا علاج کرنے سے رہیں۔

جناب سپیکر! میرے حلقہ میں سابقہ دور میں واٹر فلٹریشن پلانٹس لگائے گئے جو کہ کرپشن کی نذر ہو گئے۔ متعدد فلٹر پلانٹس ایسے تھے جو کہ ایک دن بھی نہ چل سکے تو اب یہ حالت ہے کہ مشینری اور بجلی کے میٹر تک چوری ہو چکے ہیں تو گزارش ہے کہ اس معاملے پر خاص توجہ فرمائی جائے کیونکہ گندے پانی کی وجہ سے میرے حلقہ کی عوام کی صحت بہت متاثر ہوئی ہے۔

جناب سپیکر! سنا ہے ہمارے وطن میں زراعت کو ریڑھ کی ہڈی سمجھا جاتا ہے۔ ملک کی 70 فیصد آبادی زراعت سے منسلک ہے مگر کسان کے مسائل کوئی نہیں سنتا اور اگر سنتے بھی ہیں تو صرف نام نہاد کاغذی کارروائی تک۔ PDM کے imported دور حکومت میں کسانوں کا جو حشر ہوا وہ اگلے 10 سال تک ملکی معیشت پر اثر انداز رہے گا۔ کسان خوشحال نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میرا حلقہ پی پی۔260 دریا کے درمیان واقع ہونے کے باوجود نہری پانی سے محروم ہے۔ دریاؤں کے دریا تو ایسا لگتا ہے کہ صرف سندھ کے وڈیروں کو پالنے کے لئے پیدا ہوئے ہیں۔ محکمہ زراعت کا عملہ اور مقامی انتظامیہ صرف خانہ پوری تک محدود ہے۔ فصلوں کی پیداوار متاثر ہے جبکہ کھاد کے خود ساختہ بحران اور جعلی ادویات نے کسانوں کی کمر توڑ کر رکھ دی ہے۔ چھوٹے کسان کو direct relief دیا جائے تا کہ ہم اپنی معیشت میں بہتری لا سکیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! آپ اپنی speech wind up کریں۔

محترمہ صائمہ کنول: جناب سپیکر! اگر آپ اُس طرف بیٹھے ہوئے لوگوں کو ٹائم دیتے ہیں تو مجھے بھی اپنے حلقہ کی عوام کے ریلیف کے لئے بات کرنے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! آپ دیکھیں کہ ابھی آپ ہی کے colleagues نے بات کرنی ہے تو مہربانی کریں۔

محترمہ صائمہ کنول: جناب سپیکر! یہ عوام کے ریلیف کے لئے ہے اور یہ بجٹ نہیں ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! آپ کے پاس صرف آدھا منٹ کا وقت ہے۔

محترمہ صائمہ کنول: جناب سپیکر! میں یہ چاہتی تھی کہ میں اپنے حلقہ کی عوام کے لئے یہاں پر demands کر سکوں کیونکہ یہ بجٹ ہے اور debates کرنے کے لئے آگے پانچ سال پڑے ہیں۔ دوسرے ممبران کو ٹائم دیا جاتا ہے لیکن جب ہماری باری آتی ہے تو آپ کہتے ہیں کہ speech wind up کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! آپ کو بات کرتے ہوئے چھ منٹ کا وقت گزر چکا ہے۔ آپ اپنی speech wind up کریں۔

محترمہ صائمہ کنول: جناب سپیکر! نگہبان راشن سکیم تصویر اور تضحیک کے ساتھ چلائی جارہی ہے میرے حلقہ میں راشن دینے کے لئے گاڑیاں پھر رہی ہوتی ہیں لیکن وہاں راشن لینے والا کوئی نہیں ہے کیوں، کیونکہ وہاں پر جو مستحق لوگ ہیں ان کے نام ہی نااہلی میں آجاتے ہیں۔ میں ایک شعر کے ساتھ اپنی بات مکمل کروں گی:

یہ مکتب حلقے کب تک ہماری تقدیر لکھیں گے
یہ جب بھی لکھیں گے غلامی کی زنجیر لکھیں گے
سنا دو فیصلہ اپنا ان سب طاغوتی غلاموں کو
ہم اپنے خواب آزادی کی اصل تعبیر لکھیں گے

جناب سپیکر! میرا اگلا شعر اپنے لیڈر عمران خان کے نام ہے کہ:

وہ ایک میدان میں تنہا ہے مگر تنہا بھی لشکر ہے
گواہ رہنا اسے تاریخ میں حق کی تنویر لکھیں گے
یہ جان جاتی ہے تو جائے، وطن پر آنچ نہ آئے
نہیں سر کو جھکانا پھر رسم شبیر لکھیں گے

پاکستان زندہ باد۔ عمران خان زندہ باد

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اب سردار محمد علی اپنی بات کریں۔

سردار محمد علی خان: جناب سپیکر! شکریہ۔ میرا تعلق ڈسٹرکٹ اٹک سے ہے اور میں جس حلقہ سے منتخب ہوا ہوں وہ غالباً دو تحصیلوں پر محیط ہے۔ میرے حلقہ کی 75 فیصد آبادی زراعت سے منسلک ہے، ان کا ذریعہ معاش ان کا روزگار ان کا اوڑھنا بچھونا زراعت سے وابستہ ہے اور میں بھی اسی طبقہ کا حصہ ہوں۔ جو بجٹ پیش کیا گیا ہے اس کو موٹا موٹا پڑھا ہے تو مجھے بہت تکلیف ہوئی میں آپ کے توسط سے منسٹر فنانس کی توجہ چاہوں گا کہ ایک زرعی ملک اور زرعی صوبہ اور اس کے لئے بجٹ افسوسناک حد تک کم ہے کیونکہ ڈویلپمنٹ بجٹ اور نان ڈویلپمنٹ بجٹ غالباً 80۔ ارب روپے بنتے ہیں جیسا کہ ابھی سمیع اللہ خان صاحب نے فرمایا ہے۔ میں ذاتی طور پر سمجھتا ہوں کہ ڈویلپمنٹ بجٹ 7۔ ارب روپے کے لگ بھگ ہے تو یہ شرم کا مقام ہے۔ ہم نے تو یہی سنا ہے کہ زراعت اس ملک کی ریڑھ کی ہڈی ہے اور میں حال ہی میں فنانس منسٹر صاحب جو آپ نے ابھی تازہ تازہ import کئے ہیں، ان کا ٹی وی پر ایک talk show دیکھ رہا تھا انہوں نے اس بات کو تسلیم ہے کہ یہ ملک معاشی طور پر خود کفیل اور۔۔(شور وغل)

جناب ڈپٹی سپیکر: سردار صاحب! آپ ایک سیکنڈ اپنی speech روک لیں۔ Order in the House دیکھیں ایک معزز ممبر یہاں پر کھڑے ہو کر بات کر رہے ہیں اگر آپ میں کسی نے بھی گپ شپ کرنی ہے تو اس کے لئے lobbies موجود ہیں تو میری یہ request ہو گی کہ آپ خاموشی کے ساتھ معزز ممبر کی بات سنیں۔ شکریہ۔

سردار محمد علی خان: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں بتا رہا تھا کہ میں حال ہی میں ٹی وی پر ایک talk show دیکھ رہا تھا اور انہی کے امپورٹ کردہ فنانس منسٹر صاحب کی بات سن رہا تھا جن کے بارے میں یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ پاکستان کی معیشت کو بلندیوں پر لے جائیں گے تو انہوں نے خود دو چیزوں کو focus کرنے کو کہا ہے کہ اگر اس ملک کو خود کفیل بنانا چاہتے ہیں اور اس ملک کو آپ اپنے پاؤں پر کھڑا کرنا چاہتے ہیں تو دو شعبوں میں آپ کو ہنگامی اور war efforts کرنا پڑیں گی۔ انہوں نے پہلی بات کی کہ آپ کو agriculture revolution لے کر آنا پڑے گا۔ مجھے یقین ہے کہ آپ کا تعلق بھی زمیندار گھرانے سے ہے، مجھے بڑی تکلیف ہوتی ہے کہ اس ایوان میں آدھی سے زیادہ نمائندگی زراعت پیشہ لوگوں کی ہے لیکن جب زراعت کو فروغ دینے اور کسان کو اٹھانے کی بات آتی ہے تو پھر زراعت پیشہ سے منسلک نمائندگی نظر نہیں آتی۔ یہ ملک اُس وقت ترقی کرے گا جب یہاں کا کسان، یہاں کا زمیندار، یہاں کا ہاری خود کفیل ہو گا۔ اگر آپ نے اس ملک کو اٹھانا ہے تو پھر آپ نے زرعی شعبے میں انقلابی اقدامات کرنے ہیں۔ زرعی شعبے اور پنجاب کے کسانوں کے منہ پر ایک بہت بڑا طمانچہ ہے کہ آپ نے زراعت کے لئے صرف 7-ارب روپے کا بجٹ رکھا ہے جو شاید اس زرعی شعبے کو اٹھانے کے لئے ہوا کا ایک جھونکا بھی نہیں ہے۔ آپ کے سامنے ہے کہ پچھلے کافی عرصے سے کھاد اور بیج کا طوفان آیا ہوا ہے، اگر زمیندار خود کفیل نہیں ہو گا، اگر زراعت نہیں اٹھے گی تو پھر پاکستان ترقی نہیں کر سکے گا۔

جناب سپیکر! آپ نے اسی بجٹ میں لاء اینڈ آرڈر پر پونے دو سو ارب روپے مختص کئے ہیں ۔ اس صوبے بلکہ پاکستان میں بھی لاء نام کی کوئی چیز ہے ہی نہیں، ہاں ہم یہ ضرور تسلیم کرتے ہیں کہ یہ پونے دو سو ارب روپیہ اس آرڈر کی نذر ہو گا جس کی ایک جھلک آج ہمارے قائد حزب اختلاف نے ایوان میں پیش کی جو ان کے ساتھ Anti-Terrorist Court میں ایک ڈی ایس پی

اور ایس ایچ او کا رویہ تھا۔ یہ رویہ شدید قابل مذمت ہے اور یہ پونے دو سو ارب روپے اسی آرڈر کی نذر ہوں گے۔

جناب سپیکر! تعلیم کی بات کی جاتی ہے تو آپ کے قول و فعل میں تضاد ہے، کل جو ایچی سن کالج کا واقعہ پیش آیا ہے وہ قابل مذمت ہے۔ پاکستان کا ایک ایسا prestigious ادارہ جس کو پوری دنیا میں admire کیا جاتا ہے اور آپ کے ایک سابق بیوروکریٹ جن پر یہ الزام ہے کہ انہوں نے اربوں روپے کا خورد برد کیا ہے۔ مجھے بڑی شرم آئی کہ گورنر ہاؤس کو استعمال کیا گیا۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سردار صاحب! پلیز wind up کریں۔

سردار محمد علی خان: جناب سپیکر! اس prestigious کالج کے پرنسپل کو pressurize کیا گیا تا کہ ان کے بچوں کی فیس معاف کی جا سکے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بہت شکریہ۔

سردار محمد علی خان: جناب سپیکر! میری آپ سے درخواست ہے کہ۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سردار صاحب! آدھے منٹ میں اپنی بات مکمل کریں۔

سردار محمد علی خان: جناب سپیکر! میری آپ سے درخواست ہے کہ احد چیمہ صاحب کا نام بیت المال میں لکھوا دیا جائے اور ان کے بچوں کی کفالت بیت المال کے ذمہ کر دی جائے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سردار صاحب! بہت شکریہ۔ جی، محترم یوسف کسیلیا صاحب!

جناب محمد یوسف: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ بہت شکریہ۔

پورے قد سے جو کھڑا ہوں تیرا کرم ہے آقا
جھکنے نہیں دیتا مجھے تیرا سہارا یا رسول اللہ

جناب سپیکر! میں سب سے پہلے تو بجٹ پیش کرنے پر وزیر اعلیٰ پنجاب محترمہ مریم نواز شریف اور ان کی ٹیم کو مبارکباد پیش کرنا چاہوں گا کہ آپ نے تمام محکمہ جات کا احاطہ کیا ہے اور بھرپور محنت کر رہے ہیں تا کہ صوبے میں اچھے طریقے سے ترقی کا دور شروع ہو سکے۔ میں اس بات پر بھی مبارکباد پیش کرنا چاہوں گا کہ پنجاب میں پہلی دفعہ ایئر ایمبولینس کا آغاز کیا ہے، صحت کے

شعبے میں بھرپور طریقے سے کام ہو رہا ہے اور اسے مزید بہتر کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے یہ سب قابل ستائش ہے۔ میں چاہوں گا کہ میرے حلقے میں ایک RHC ہے جو کہ کافی دور دراز علاقے میں ہے وہاں facilities ناکافی ہیں۔میری گزارش ہے کہ اسے 100 بیڈ کا ہسپتال بنا کر سول ہسپتال کا درجہ دیا جائے تو لوگوں کو وہاں پر صحت کی سہولیات میسر ہوں گی۔اسی طرح سے میرے حلقہ پی پی۔229 میں BHUs کی حالت بہت خراب ہے میری گزارش ہے کہ ان کو revamp کیا جائے۔

جناب والا! میرا ایسے علاقے سے تعلق ہے جہاں پر لوگوں کا ذریعہ معاش زراعت سے وابستہ ہے اور زراعت کے لئے حکومت کام کرنا چاہتی ہے کسان کو سہولیات دینا چاہتی ہے، فارمنگ، ٹیکنالوجی، مشینری، کھاد، بیج، زرعی مشینری اور کیڑے مار ادویات کے لئے سہولیات دینا چاہتی ہے۔ میری گزارش ہو گی کہ اگر ان میں یہ add کیا جائے کہ کسان کی فصل کے عوض اسے قرضہ مل سکے تاکہ وہ جب چاہے اپنی فصل بیچے اور اسے فصل کا پورا معاوضہ مل سکے۔ کھاد کو بلیک کرنے کی وجہ سے کسان کے لئے کنٹرول ریٹ پر کھاد لینا محال بنا ہوا ہے لہٰذا اس کے لئے اچھے اقدامات کئے جائیں اور خاص طور پر نومبر میں جو یوریا درآمد کیا گیا تھا جب اس کی ضرورت تھی تو اس وقت مارکیٹ میں نہیں دیا گیا اور جب اس کی ضرورت ختم ہو گئی تو اسے مارکیٹ میں بھجوا دیا گیا اس کی انکوائری ہونی چاہئے اور آئندہ کھاد کی بروقت دستیابی یقینی بنانی چاہئے تاکہ ہمارا کسان بھرپور طریقے سے اپنا کردار ادا کرے اور ملکی معیشت بہتر ہو سکے۔

جناب سپیکر! فنانس منسٹر صاحب بیٹھے ہیں میں ان سے مخاطب ہوں کہ اس دفعہ گندم کی بھرپور bumper crop ہے، کسان کو جب بھی incentive دیا ہے تو اس نے اس فیلڈ میں بھرپور طریقے سے کام کیا اور target achieve کر کے دیا ہے۔ لہٰذا میری گزارش ہے کہ اس دفعہ کسان سے گندم بھرپور طریقے سے خریدی جائے تاکہ اسے ادھر ادھر کے دھکے نہ کھانے پڑیں اور یہ کسان کی support کرنے کے لئے بہت ضروری ہے۔ اسی طرح پبلک ہیلتھ کے حوالے سے میرے حلقہ کی گگو واٹر سپلائی اینڈ ڈرینج سکیم جسے 2019 میں ADP بک سے delete کر دیا گیا تھا۔ میری گزارش ہے کہ اس سکیم کے لئے فنڈز جاری کر کے اسے دوبارہ شروع کروایا جائے تاکہ لوگ اس سہولت سے مستفید ہو سکیں۔ اسی طرح میرے حلقے میں 2018 میں

43 کے قریب سکول upgrade ہوئے تھے اس وقت پی ٹی آئی کی حکومت تھی لیکن بد قسمتی سے آج تک ان کی SNE منظور نہیں ہو سکی۔ براہ مہربانی ان کی SNE منظور کی جائے تاکہ جو پیسا ضائع ہو رہا ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کسیلیا صاحب! پلیز wind up کریں۔

جناب محمد یوسف: جناب سپیکر! میں ایک منٹ میں wind up کرتا ہوں۔ روڈ انفراسٹرکچر میں کام شروع ہے میرے حلقے کے چکوک کے روڈز انتہائی خراب ہیں براہ مہربانی ان کے لئے فنڈز دیئے جائیں۔ قائد محترم اور وزیر اعلیٰ پنجاب محترمہ مریم نواز شریف الیکشن سے پہلے جلسے کے لئے بورے والا تشریف لے گئے تھے۔ وہاں قائد محترم میاں محمد نواز شریف صاحب نے بورے والا کو ضلع اور گگو منڈی کو تحصیل بنانے کا وعدہ کیا تھا، میری گزارش ہے کہ اس کے لئے بھی مہربانی فرمائی جائے۔ میں آخر میں اپنے حلقے کی عوام کا شکر گزار ہوں جنہوں نے ہمیشہ کی طرح اس بار بھی مجھ پر اعتماد کا اظہار کیا اور آج میں اپنے حلقے کی آواز یہاں پر بلند کر رہا ہوں۔ اب میں ایک شعر کے ساتھ اپنی بات مکمل کر کے اجازت چاہوں گا:

خون دل دے کے نکھاریں گے رخ برگ گلاب
ہم نے گلشن کے تحفظ کی قسم کھائی ہے

بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ اب جناب حسن ملک صاحب بات کریں گے۔

جناب حسن ملک: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ **اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیمO بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔**
اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ؕ میں جگر مراد آبادی کے شعر سے اپنی تقریر کا آغاز کرتا ہوں:

یہ عشق نہیں آساں بس اتنا سمجھ لیجئے
اک آگ کا دریا ہے اور ڈوب کر جانا ہے

جناب سپیکر! میرے لئے، پاکستان تحریک انصاف کے لئے، میرے colleagues کے لئے، ہماری پارٹی کے لئے اور ہمارے کارکنوں کے لئے مشکلات کے انبار تھے۔ ہمارے لئے مشکلات کے پہاڑ تھے اور آگ کا دریا 9۔ مئی سے پہلے بھی تھا۔ میں آپ کو اپنے ضلع خوشاب کے

حوالے سے بتانا چاہوں گا۔ہماری عوام، ہمارے کارکن اور ہم لوگ ایک پُر امن احتجاج کے لئے باہر نکلے تاکہ اپنے قائد عمران خان صاحب کی رہائی کو ممکن بنایا جاسکے اور ان کے ناحق قید کرنے کے خلاف آواز بلند کی جاسکے۔یہ ریکارڈ پر ہے کہ خوشاب میں ایک گملا بھی نہیں ٹوٹا، پُر امن احتجاج تھا اور کسی املاک کو نقصان نہیں پہنچایا گیا مگر اس کے باوجود ہمیں ناحق ایک زبردست قسم کے ریاستی جبر، ظلم، تشدد اور ناانصافی کا سامنا کرنا پڑا۔ہم پر جھوٹے مقدمات بنائے گئے۔ایسے مقدمات بنائے گئے کہ جن کا نہ سر تھا نہ پیر۔ہمارے لئے ضلع خوشاب میں entry ممنوع کر دی گئی۔ہمارے گھروں کو seal کر دیا گیا اور ہمارے کاروبار بند کر دیئے گئے۔ہمارے بچے سکول نہیں جاسکے بلکہ ہمارے جو بزرگ اور family ممبران لاہور میں تھے انہیں بھی نقل مکانی کرنی پڑی تھی۔ہمیں ایسے ناکردہ گناہوں کی سزا دی گئی جو 9۔مئی کو ہوئے ہی نہیں تھے۔

جناب سپیکر! میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ الیکشن ہمارے لئے ایک بہت ہی مشکل مرحلہ بنا دیا گیا۔پہلے میں 17۔جولائی 2022 کو منتخب ہو کر آیا تھا۔اس الیکشن کے لئے میں نے اور میرے بڑے بھائی نے تین مہینے رات دن campaign کی تھی۔اُس وقت ہماری پارٹی نے ہمارا ساتھ دیا تھا اور عمران خان صاحب نے وہاں ذاتی طور پر آکر جلسے کئے تھے۔ہماری پارٹی کے بڑے leaders جن میں علی محمد خان، مراد سعید، قاسم سوری، شہر یار آفریدی اور دوسرے سب ساتھیوں نے مل کر محنت کی اور میں اس الیکشن میں ایک بھاری اکثریت سے کامیاب ہوا تھا لیکن 8۔فروری کے الیکشن میں ہمارے لئے نامزدگی فارم لینا بھی مشکل کر دیا گیا تھا۔اپنے حلقے میں ہمارا داخلہ ممنوع کر دیا گیا تھا۔مجھے اور میرے بھائی کو اپنے حلقے میں جانے کے لئے صرف آخری دو دن ملے تھے۔غالب نے کہا ہے کہ:

رگوں میں دوڑتے پھرنے کے ہم نہیں قائل
جب آنکھ ہی سے نہ ٹپکا تو لہو کیا

جناب سپیکر! ہم نے بھی یہ پختہ عزم کر لیا تھا کہ ہماری چاہے جان بھی چلی جائے لیکن ہم تحریک انصاف کے لئے حلقے میں جائیں گے۔جب ہم آخری دو دن اپنے حلقے میں ریلی لے کر گئے تو وہاں پر پورا شہر اُمڈ آیا۔وہاں پر عمران خان کے نمائندوں کے لئے ہزاروں کی تعداد میں لوگ نکل آئے۔پی ٹی آئی کے ایسے نمائندوں کے لئے ہزاروں لوگ باہر نکل آئے جو گزشتہ ایک سال

سے وہاں پر موجود ہی نہ تھے۔ ہم پر یہ سب ظلم و ستم کئے گئے لیکن اس کے بعد 8۔ فروری 2024 کا دن آیا۔ اس سے پہلے عوام کو بہت ڈرایا گیا، ہمارے کارکنوں کو اُٹھایا گیا، ان پر جھوٹے مقدمات بنائے گئے، ان پر تشدد کیا گیا اور ان کو پابند سلاسل رکھا گیا۔ ہم لوگوں کی entry ممنوع کر دی گئی لیکن اس کے باوجود عوام نے 8 فروری کو تحریک انصاف کے امیدواروں کو ووٹ دیئے۔ یہ شعر اس صورتحال پر بالکل صادق آتا ہے:

رنج سے خوگر ہوا انساں تو مٹ جاتا ہے رنج
مشکلیں مجھ پر پڑی اتنی کہ آساں ہو گئیں

جناب سپیکر! 8۔ فروری کو عوام نکلی، عوام خوشاب اور سرگودھا ڈویژن سے نکلی، عوام پورے پنجاب اور پاکستان سے نکلی اور انہوں نے عمران خان کے نمائندوں کو ڈھونڈ ڈھونڈ کر، ان کے انتخابی نشانوں کو ڈھونڈ ڈھونڈ کر ووٹ دیئے۔ میں ایک دیہاتی علاقے سے elect ہو کر آیا ہوں۔ اوپر سے آرڈر آیا کہ مجھے Iron Stand کا انتخابی نشان دیا جائے۔ اس کے باوجود ہمارے ووٹرز نے مشکل نشانات کو ڈھونڈ کر ہمیں ووٹ دیئے اور عمران خان کے نمائندوں کو کامیاب کر کے ایوانوں میں بھیجا۔ اگر 9۔ فروری کو فارم 47 والا شب خون نہ مارا جاتا تو دو تہائی اکثریت سے عمران خان کی حکومت وفاق اور پنجاب میں قائم ہو چکی ہوتی۔ یہ اب بھی ہمارا mandate ہے ہم اس کے لئے لڑتے رہیں گے ان شاء اللہ تعالیٰ ایک دن اس کا حصول ضرور ممکن کریں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک صاحب! اب آپ wind up کر لیں۔

جناب حسن ملک: جناب سپیکر! میں صرف دو منٹ مزید لوں گا۔ میرے بڑے بھائی 37 ہزار ووٹوں کی lead سے منتخب ہوئے۔ ہمارے پاس سو فیصد فارم 45 موجود ہیں لیکن وہاں پر ایک ضمیر فروش ریٹرننگ آفیسر کے ذریعے سے عمران خان کا mandate چھین لیا گیا۔ ایک ایسے شخص کو ہم پر مسلط کر دیا گیا جو چار لوگوں میں بول بھی نہیں سکتا اور وہ قوت گویائی سے محروم ہو جاتا ہے۔ ایسا بندہ کبھی بھی عوام کا leader نہیں ہو سکتا۔ ہم پر جو leaders مسلط کئے گئے ہیں وہ عوام کے چُنے ہوئے نہیں ہیں۔ لیڈر ہمیشہ عوام چُنتی ہے اور جو مسلط کیا جائے وہ عذاب ہوتا ہے۔ یہ جو فارم 47 کا عذاب ہے آج پوری قوم اس کو بُھگت رہی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ اب آپ تشریف رکھیں۔

جناب حسن ملک: جناب سپیکر! میں صرف ایک منٹ مزید بات کروں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک صاحب! آپ کے پاس آخری 30 سیکنڈ ہیں۔

جناب حسن ملک: جناب سپیکر! جب تک یہاں پر انصاف نہیں ہو گا تو ہم مطمئن نہیں ہوں گے اور اپنا حق حاصل کرنے کے لئے کوشاں رہیں گے۔ آج ایچی سن کالج کے باہر سارا لاہور اکٹھا ہو چکا ہے۔ آپ لوگوں نے عوام کا mandate چوری کیا ہے۔ Napoleon Bonaparte کی ایک کہاوت ہے کہ "Leaders are dealers in hope." لیڈر ایک امید ہوتی ہے۔ عوام نے 8۔ فروری کو عمران خان کی شکل میں ایک امید دیکھی تھی۔ ایسی امید جو انہیں غربت سے نکالے گی، ایسی امید جو ناانصافی دور کرے گی اور ایسی امید جو ان کے بچوں کا مستقبل بہتر کرے گی۔ آپ لوگوں نے وہ امید ان سے چھین لی ہے۔ جس ملک میں اُمید ختم ہو جائے تو پھر اس ملک میں تباہی آتی ہے۔ میری آپ سے یہی درخواست ہے کہ عمران خان کا mandate ان کو واپس کیا جائے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: حسن ملک صاحب! آپ کا بہت شکریہ۔ اب تشریف رکھیں۔

جناب حسن ملک: جناب سپیکر! مجھے اپنا جملہ تو مکمل کر لینے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک صاحب! آپ کا جملہ مکمل ہو گیا ہے۔ آپ نے بڑی تفصیلاً بات کی ہے۔

جناب حسن ملک: جناب سپیکر! میں آخر میں یہ کہوں گا کہ محترمہ یاسمین راشد، شاہ محمود قریشی صاحب اور ہمارے دوسرے قائدین اور کارکنوں کو ناحق پابند سلاسل رکھا گیا ہے انہیں رہا کیا جائے۔ آپ لوگ بہادر شاہ ظفر کے اس شعر کو یاد رکھیں۔ بہادر شاہ ظفر نے کہا تھا کہ:

ظفر آدمی اس کو نہ جانیئے گا وہ ہو کیسا ہی صاحب فہم و ذکا
جسے عیش میں یادِ خُدا نہ رہی اور جسے طیش میں خوف خُدا نہ رہا

جناب سپیکر! آپ لوگوں کو بھی خوف خدا ہونا چاہیے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ محترم جناب شیر علی خان!

جناب شیر علی خان: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے بجٹ پر بات کرنے کا موقع دیا۔ میں سب سے پہلے وزیر اعلیٰ صاحبہ اور وزیر خزانہ صاحب کو مبارکباد پیش کرنا چاہوں گا کہ ان مشکل مالی حالات میں بھی پنجاب کو ایک متوازن بجٹ دیا گیا ہے۔ میں اس موقع کا فائدہ اُٹھاتے ہوئے اپنے علاقے کی چند مشکلات وزیر خزانہ صاحب کے سامنے رکھنا چاہوں گا۔ کچھ دنوں سے خبروں میں Special Economic Zone کا تذکرہ ہو رہا ہے۔ اس Special Economic Zone کو CPEL کے western route کے ساتھ تحصیل فتح جنگ میں بنانے کا ارادہ کیا جا رہا ہے۔ اس سے پہلے بھی اس Special Economic Zone کا اُدھر ذکر کیا گیا اور کہا گیا کہ 22 ہزار ایکڑ رقبے کے اوپر یہ Special Economic Zone بنے گا۔ میری یہ گزارش ہو گی کہ یہ zone میرے حلقے میں بن رہا ہے جس کے بننے سے تقریباً 30 دیہات اور ایک لاکھ افراد متاثر ہوں گے جنہیں اپنی زمینیں اور گھر بار چھوڑنے پڑیں گے۔ ہمارے ضلع اور ہمارے علاقہ کی سب سے اچھی زرعی زمین کو اس economic zone کے لئے منتخب کیا گیا ہے حالانکہ اُس جگہ سے 20 minutes کی مسافت پر حکومت پنجاب کا ایک لاکھ 40 ہزار کنال غیر ممکن رقبہ پڑا ہے اور جب میاں شہباز شریف صاحب وہاں تشریف لائے تھے تو اسی سرکاری زمین پر اس economic zone بنانے کے حوالے سے ہمارا اتفاق ہوا تھا تو میری گزارش ہو گی کہ اس پر نظر ثانی کی جائے اور اُس economic zone کو further up north لے جایا جائے۔ یہاں پر بجٹ کے اندر باقی تمام چیزوں کے لئے ہم نے رقم مختص کی اور اُن کا احاطہ بھی کیا ہے تو میں یہ گزارش کروں گا کہ ہمارے پوٹھوہار کے علاقے میں پانی کی شدید قلت پائی جاتی ہے اور میں خود ایک بارانی زمیندار ہونے کے ناتے حکومت سے گزارش کروں گا کہ small dams کے اوپر خصوصی توجہ دی جائے تاکہ ہمارے علاقے اور پورے Rawalpindi Division کے اندر جو اچھی sites ہیں اُن کے اوپر ہمیں small dams تعمیر کرنے چاہئیں۔

جناب سپیکر! زراعت کے حوالے سے بجٹ کے اندر Agri Malls کا ذکر ہے تو میں گزارش کروں گا کہ زمیندار کو اُس Agri Mall کے اندر خریداری کرنے کے قابل بھی بنایا جائے اور اُس کے لئے ہماری inputs سستی کی جائیں اور اگر subsidy نہیں دی جا سکتی تو پھر میری گزارش ہو گی کہ market rate پر ہم سے گندم خریدی جائے۔

جناب سپیکر! میں یہاں پر اس بات کا بھی ذکر کروں گا کہ بہت تنقید ہوتی ہے کہ پاکستان کے اندر 2013 سے 2018 کے درمیان بہت مہنگے power projects لگائے گئے اور اُس کی وجہ سے آج بجلی مہنگی ہے۔ میں میاں شہباز شریف صاحب کی اُس team کا حصہ تھا اور میں اس چیز کی ضرور وضاحت کرنا چاہوں گا کہ بجلی اس لئے مہنگی نہیں ہے کہ power projects مہنگے لگے بلکہ ہم نے پنجاب کے اندر دنیا کے بہترین power projects لگائے۔ ہماری بجلی اس لئے مہنگی ہے کہ جب 100 روپے کی بجلی produce کرکے فروخت کی جاتی ہے تو ہماری recovery 60 rupees ہوتی ہے اور یہ جس کو line losses کہتے ہیں اور اُس کے اندر بجلی چوری بھی شامل ہے اگر ہم اُس کو curtail کر سکیں اور ہمارے باقی صوبوں کے جو صارفین بجلی کے بل نہیں دیتے اُس کا خمیازہ پنجاب والوں کو بھگتنا پڑتا ہے۔ میری درخواست ہوگی کہ ہمیں بجلی کے bills کی recovery صوبوں کے حوالے کر دینی چاہئے کیونکہ صرف اسی صورت میں آپ مہنگی بجلی کو سستا کر سکیں گے۔

جناب سپیکر! میں آخر میں صرف یہ کہنا چاہوں گا کہ ہم زراعت کے اوپر جتنا بھی emphasis کریں وہ کم ہے۔ جس طرح مجھ سے پہلے بھی فاضل ممبران نے کہا کہ پنجاب پورے پاکستان کا food basket ہے تو اگر ہم زراعت کے اوپر زیادہ توجہ دیں گے تو ان شاء اللہ ہماری معیشت بہتر ہوگی۔ بہت شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ محترمہ زرناب طارق ساہی صاحبہ!

محترمہ زرناب شیر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم o ایاک نعبد و ایاک نستعین o جناب سپیکر! بجٹ پر بات کرنے سے پہلے میں انتہائی اہم دو نکات پر بات کرنا چاہتی ہوں۔ جس میں پہلا نکتہ ملک کے عام انتخابات میں جو بدترین دھاندلی ہوئی جس پر تمام سیاسی جماعتیں پہلے ہی تحفظات کا اظہار کر چکی ہیں۔ میں مطالبہ کرتی ہوں کہ اُس کی تحقیقات کے لئے Supreme Court کا full bench تشکیل دیا جائے۔ میری گزارش ہوگی کہ Chief Justice of Pakistan اس bench سے اپنے آپ کو الگ رکھیں۔ میں سمجھتی ہوں کہ اس سارے election process میں اُن کا کردار ایک سوالیہ نشان رہا ہے۔ مجھے اور میری جماعت کو اُن پر شدید تحفظات ہیں۔

جناب سپیکر! دوسرا نکتہ یہ ہے 9۔ مئی کی آڑ میں پنجاب سمیت ملک بھر میں پاکستان تحریک انصاف کے workers کو گرفتار کیا گیا جس کی آج تک صاف و شفاف inquiry نہیں کی جا سکی اس کے لئے بھی مطالبہ کرتی ہوں کہ Judicial Commission تشکیل دیا جائے اور جب تک اس کی صاف و شفاف inquiry مکمل نہیں کی جاتی تب تک تمام سیاسی قیدیوں کو رہا کیا جائے جن میں میرے قائد مسلم اُمہ کے leader جناب عمران خان، وائس چیئرمین پاکستان تحریک انصاف مخدوم شاہ محمود قریشی صاحب، پارٹی کے صدر بزرگ رہنما چودھری پرویز الٰہیٰ صاحب، جناب اعجاز چودھری صاحب، سابق گورنر پنجاب جناب عمر سرفراز چیمہ اور ہماری ناحق قید خواتین جن میں پنجاب کی صدر ڈاکٹر یاسمین راشد، عالیہ حمزہ، صنم جاوید، عائشہ بھٹہ اور سینکڑوں workers ہیں اس کے ساتھ ساتھ military courts میں civilians trial کا کیس Supreme Court میں چل رہا ہے میں اُس پر بات نہیں کرنا چاہتی مگر آئین کے Article 10 کے مطابق civilians کے military trial کی کوئی گنجائش نہیں اور یہ International Law کے ساتھ ساتھ بنیادی انسانی حقوق کی بھی خلاف ورزی ہے۔ اس کے ساتھ ہی مجھے 6 رُکنی بنچ پر بھی تحفظات ہیں کہ اسے senior bench judges پر مشتمل 9 رُکنی بنچ تشکیل دیا جانا چاہئے۔

جناب سپیکر! ملک اور پنجاب مہنگائی کی چکی میں پس چکا ہے جیسے کہ آج کی rate list کے مطابق اشیائے خوردونوش آسمانوں کو چھو رہی ہیں جس کی وجہ سے یہ عام آدمی کی پہنچ سے باہر ہو چکی ہیں۔ مجھے حکومت یہ بتائے کہ ایک مزدور کی اُجرت 8 سو روپے سے ہزار روپے ہے وہ ایک خاندان کو دو وقت کا کھانا کیسے مہیا کر سکتا ہے جب کہ حکومت آج بھی اربوں روپے لگا کر Metro Projects شروع کرنے جا رہی ہے اور غریب آدمی کے منہ سے دو وقت کا نوالہ چھن چکا ہے۔ میرے پاس اس وقت ایک عام گھرانے کا بجلی کا بل موجود ہے جس میں 188 units استعمال کئے گئے ہیں اور وہ بل +10,200 ہے۔ مجھے یہ مسلط شدہ حکومت کی وزیر اعلیٰ بتائے کہ 300 units فی گھر مفت بجلی دینے کا اپنا وعدہ کب پورا کر رہی ہیں؟

جناب سپیکر! رمضان پیکج کے نام پر پنجاب کے خزانے کو اربوں روپے کا نقصان پہنچایا جارہا ہے۔ لیہ میں ایک ٹھیکیدار نے رمضان پیکج کے لئے 36 سو روپے کی quotation دی لیکن یہ ٹھیکہ 38 سو 10 روپے میں دیا گیا اس طرح سے ہماری عوام اور عوامی خزانہ کو 210 روپے فی پیکج ٹیکہ لگایا گیا۔ یہ پیکج ایک لاکھ 18 ہزار افراد کو دینا تھا جس کی کل رقم 2 کروڑ 96 لاکھ روپے سے زیادہ بن گئی ہے اور یہ پنجاب کے 41 اضلاع میں سے ایک ضلع کی کہانی ہے۔

جناب سپیکر! اب میں زراعت پر بات کروں گی۔ ہمارے صوبہ کو زرعی پالیسی کی سخت ضرورت ہے تاکہ ہمیں سبزیاں اور فصلیں import نہ کرنا پڑیں۔ کھاد کی black marketing سرِعام ہو رہی ہے میرے ضلع میں اس کی روک تھام کے لئے ضلعی انتظامیہ مکمل طور پر نااہل اور ناکام دکھائی دیتی ہے جس کی وجہ سے کسان آئے روز سڑکوں پر سراپا احتجاج ہوتے ہیں۔ اگر subsidy دینی ہے تو چھوٹے کسانوں کو دیں۔ ٹریکٹر، زرعی مشینری، اچھا بیج اور کھاد رعایتی نرخ پر دیں۔ منڈیوں تک رسائی یقینی بنائیں، آڑھتی کا کردار ختم کریں اور خالی پڑی سرکاری زمینیں زرعی graduates کو دی جائیں۔

جناب سپیکر! آخر میں صرف ایک بات کرنا چاہوں گی جس کے لئے kindly مجھے صرف ایک minute دیجئے گا۔ ہمارے ضلع میں ہسپتالوں کی بہت بُری حالت ہے۔ DHQs, THQ and Children Hospital میں سہولیات کی بہت زیادہ کمی ہے اور ان تینوں ہسپتالوں کو صرف ایک MS, manage کر رہا ہے۔ محکمہ صحت سے میری تجویز ہے کہ ہمارے ہسپتالوں کے لئے الگ الگ انتظامیہ قائم کی جائے۔ ہمیں وہاں پر funds درکار ہیں۔ ہمیں اپنے ضلع میں سکولوں کے لئے funds درکار ہیں، roads کے لئے funds درکار ہیں، ہمارے پاس قبرستان کی صحیح جگہ نہیں ہے جس کی وجہ سے ہمارے پیاروں کی قبروں کی بے حرمتی کی جارہی ہے۔ ہمارے شہر کی آبادی 3 لاکھ سے زیادہ ہے وہاں پر ہمیں قبرستان کے لئے مناسب جگہ کی اشد ضرورت ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ! بہت شکریہ۔ آپ کا point آ گیا ہے۔ جی، جناب محمد اجمل خان چانڈیو!

جناب محمد اجمل خان: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں سب سے پہلے آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے مجھے آج یہاں نمائندگی کا موقع دیا۔ میری یہ نمائندگی میرے حلقہ پی پی-268 مظفر گڑھ جو ہیڈ کوارٹر ہے صرف اس کی نہیں ہے بلکہ ان شاءاللہ پورے مظفر گڑھ کی ہو گی۔

جناب سپیکر! میں سب سے پہلے اپنے قائد محترم میاں محمد نواز شریف صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ ان کے ویژن کے مطابق جس طرح محترمہ مریم نواز صاحبہ نے اس ویژن کو اپنا مشن بنایا ہے۔ اس کے ساتھ بڑا progressive اور balanced budget پیش کیا گیا ہے۔ اس پر وزیر خزانہ صاحب بھی مبارکباد کے مستحق ہیں۔

جناب سپیکر! اس بجٹ میں خاص چیزوں پر focus کیا گیا ہے۔ آپ IT Revolution, Green Revolution اور Youth Development دیکھیں۔ یہ تین core areas ہیں۔ یہ وقت کی ضرورت بھی ہے کہ ہم ان شعبوں کو ترقی دیں تاکہ ہمارا human resource اپنی development کرے اور ملک ترقی کی طرف جائے۔ جہاں تک IT Revolution کی بات ہے تو آپ دیکھیں کہ انڈیا IT Revolution میں ہم سے آگے نکل چکا ہے۔ انہوں نے اس کو خاص بناتے ہوئے اس وقت دنیا میں اپنا نام پیدا کیا ہے۔ پاکستان بھی اس وقت free lancing world میں نمبر 3 پر آ رہا ہے اور ان شاءاللہ آنے والے دنوں میں مریم نواز صاحبہ کی قیادت میں پنجاب بھی IT Revolution میں پہلے نمبر پر ہو گا۔ اس کے ساتھ ساتھ Green Revolution کی طرف بھی اس بجٹ میں توجہ دی جا رہی ہے۔ آپ دیکھیں کہ سب سے زیادہ سولر سسٹم اور جدید طریقہ کاشت پر توجہ دی جا رہی ہے۔

جناب سپیکر! ہماری Youth directionless تھی لیکن اس بجٹ میں جس انداز سے ان کی ضروریات کو cater کیا گیا ہے۔ طلبہ و طالبات کے لئے وظائف رکھے گئے ہیں۔ یہاں IT universities کی بات ہو رہی ہے۔ اسی طرح IT cities کی بات ہو رہی ہے۔ اس کے ساتھ loans and scholarships کی بات ہو رہی ہے۔ ان شاءاللہ ہمارے دور اقتدار میں آنے والے جتنے بھی بجٹ ہوں گے ان میں آپ دیکھیں گے کہ اس میں youth کے حوالے سے بہت زیادہ بجٹ رکھا جائے گا۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر ہم اپنی youth کو direction نہیں دیں گے تو یہ unguided

missile بھی ہے اور آنے والے دنوں میں یہی youth کسی طرف بھی de-track ہو سکتی ہے۔ اس کو بھی ان شاءاللہ cater کیا جائے گا۔

جناب سپیکر! اب میں اپنے حلقہ کی طرف آتا ہوں۔ مظفر گڑھ 166 سال پرانا ضلع ہے۔ یہاں پر کئی ممبران کو یہ حقائق شاید معلوم نہ ہوں۔ یہ ضلع 34 سال بعد 2 صدیوں کا ہو جائے گا لیکن unfortunately ہمارے پاس اِس وقت ایک یونیورسٹی یا اس کا کیمپس تک نہیں ہے۔ میں یہاں اپنے ضلع کا مقدمہ لڑ رہا ہوں۔ میں آپ کو یہ بھی بتاتا چلوں کہ 50 لاکھ کی آبادی ہونے کے باوجود ہمارے پاس یہ سہولت نہیں ہے۔ مجھے امید ہے اور اس حوالے سے محترمہ وزیر اعلیٰ صاحبہ سے بات بھی ہوئی ہے۔ ان شاءاللہ بہت جلد آئی ٹی یونیورسٹی کے حوالے سے بھی اقدامات ہوں گے۔ اس کی land acquisition کا process بھی ہم نے شروع کیا ہوا ہے۔

جناب سپیکر! ہماری درخواست ہے کہ ہمارے مظفر گڑھ میں پانچ سو بستروں کے دو ہسپتال ہیں۔ پانچ سو بستروں کے دو ہسپتال ہونے کے باوجود ہمارے پاس اِس وقت میڈیکل کالج کی سہولت نہیں ہے اور نہ ہی بی۔ایس نرسنگ کی کلاسز properly وہاں پر ہو رہی ہیں۔ میری یہ درخواست ہے کہ اس کو cater کیا جائے۔

(اس مرحلہ پر جناب سپیکر دوبارہ کرسئ صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب محمد اجمل خان: جناب سپیکر! ہماری طرف ایک رنگپور نہر ہے۔ میں آپ کی توجہ چاہوں گا کہ رنگپور نہر ایک ایسا منصوبہ ہے اگر اس کی restoration ہو جائے تو بہت فائدہ ہو گا۔ میں آپ کو ایک fact بتاتا ہوں کہ دریائے چناب سے سب سے زیادہ متاثر ہمارا ضلع ہوتا ہے۔ جب بھی سیلاب آتا ہے تو مظفر گڑھ ہی سب سے زیادہ متاثر ہوتا ہے۔ Unfortunately اسی دریائے چناب سے اس وقت مظفر گڑھ ایک بوند پانی بھی نہیں لے سکتا۔ میری درخواست ہے کہ رنگپور نہر کو بحال کیا جائے تاکہ لاکھوں ایکڑ اراضی سیراب ہو سکے اور ہمارے کاشتکار اس سے فائدہ اٹھائیں اور ملک کی معیشت بہتر ہو۔

جناب سپیکر! محترمہ مریم نواز صاحبہ نے Safe City Project میں مظفر گڑھ کو شامل کیا ہے تو میں اس پر انہیں خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔ اسی طرح working women hostels کے حوالے سے بھی مظفر گڑھ کا نام آیا ہے تو خواتین کے لئے جتنی بھی سہولیات ہوں میں سمجھتا ہوں کہ کم ہیں کیونکہ اس وقت ہمارے ملک کا marginalize طبقہ خواتین ہیں۔ محترمہ وزیر اعلیٰ نے جس طرح کا وژن دیا ہے۔ مجھے امید ہے کہ جس طرح موجودہ بجٹ میں working women hostels اور دیگر projects خواتین کے حوالے سے دیئے گئے ہیں۔ اسی طرح آنے والے بجٹ میں بھی دیئے جائیں گے۔ اس سے بھی ایک زبردست قسم کی progress ہوگی۔

جناب سپیکر! farm to market roads کو accessible بنانے کے لئے اس بجٹ میں rehabilitate and reconstruct کیا جائے گا۔ یہ بھی ایک landmark achievement ہوگی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ جب تک ہماری پیداوار منڈی تک نہیں پہنچے گی تو ہمارے کسان کو فائدہ نہیں ہوگا۔ آپ گندم یا کسی بھی فصل کا ریٹ جتنا چاہے بڑھالیں۔ اس کی جب تک accessibility نہیں ہوگی کسان کو فائدہ نہیں ہوگا۔ یہ نواز لیگ کی گورنمنٹ کا خاصا رہا ہے اور پچھلے ادوار میں بھی میاں شہباز شریف صاحب نے اور میاں نواز شریف صاحب نے ہمیشہ کسانوں کی بہتری کے لئے کام کیا ہے۔

جناب سپیکر! یہ بات خراج تحسین اور لائق تحسین ہے کہ 200۔ارب روپے ایجوکیشن کے بجٹ میں اضافہ کیا گیا ہے۔ ہمارے فاضل ممبر جناب سمیع اللہ خان نے بتایا ہے کہ 397۔ارب روپے کا ایک average budget تھا جو کہ پچھلی حکومت میں رکھا گیا اور اب 595۔ارب روپے اس میں شامل ہیں تو یہ بھی ایک landmark achievement ہے۔ ان شاء اللہ اس کے فوائد سامنے آئیں گے۔

جناب سپیکر! میری درخواست ہوگی کہ مظفر گڑھ میں ہمارا جو ہیڈ کوارٹر کا حلقہ ہے اس میں سیوریج کا نظام بالکل درہم برہم ہو چکا ہے۔ ایشین ڈویلپمنٹ بنک کا ایک ماڈل سٹی پراجیکٹ منظور ہو چکا ہے۔ وہ 2017 میں منظور ہوا تھا۔ اس پر میں چاہوں گا کہ اس کو speed up کیا جائے تاکہ ہمارے ہاں سیوریج کے معاملات درست ہو جائیں۔

جناب سپیکر! میں آخری بات کہہ کر اجازت چاہوں گا کہ یہاں پر واویلہ کیا جارہا ہے کہ آپ 8-فروری والے ہیں یا 9-فروری والے ہیں۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر! میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ پچھلے الیکشن میں کیا ہوا تھا۔ کیا یہ مجھے جواب دیں گے کہ یہ 25-جولائی والے ہیں یا 26-جولائی والے ہیں۔ میں آپ کے سامنے کھڑا ہوں جس نے 2018 میں الیکشن جیتا تھا۔ یہاں پر مظفر گڑھ یا کوٹ ادو سے تعلق رکھنے والے اراکین اسمبلی بیٹھے ہیں وہ ذرا جواب دیں۔

جناب سپیکر: آپ personal comments نہ دیں۔ چانڈیو صاحب! آپ wind up کریں۔

جناب محمد اجمل خان: جناب سپیکر! تین دن بعد جس کا نتیجہ تبدیل کیا گیا ہے۔ یہ ذرا تحمل سے اسمبلی میں بیٹھ کر progressive گفتگو کریں تاکہ آپ کی پارٹی کو بھی فائدہ ہو، پنجاب کو بھی فائدہ ہو اور ہمارا صوبہ ایک progressive صوبہ کہلائے۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ سید ذوالفقار علی شاہ صاحب! آپ کی دو تین دفعہ یہ request آئی ہے کہ you need to speak on some pertinent issue جی، شاہ صاحب!

جناب ذوالفقار علی شاہ: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! آپ موجود نہیں تھے تو میں نے ایک دن پہلے بجٹ کے اوپر کچھ اظہار خیال کیا تھا۔ مجھے بڑا افسوس ہے کہ میں نے یہاں جو گفتگو کی وہ positive sense میں کی تھی لیکن اس کو بڑی بُری طرح مسخ کیا گیا۔ میں انہیں کیا کہوں، سمجھیں کہ بہت سے گدھ تھے کہ جنہوں نے یہ بھی نہیں دیکھا کہ یہ مردار ہے یا زندہ ہے اور اس قسم کی commentary کی گئی کہ جس کا میں مجاز نہیں تھا۔ میرے الفاظ کو توڑ مروڑ کر بیان کیا گیا۔ یہ گفتگو کی گئی کہ پارٹی میں بغاوت ہوگئی ہے، لوگ پھٹ پڑے اور عجیب و غریب باتیں کی گئیں جن کا میری بات سے کوئی تعلق بھی نہیں تھا۔ اس وقت جو حالات ہیں ان پر افسوس ہوتا ہے کہ اگر کوئی انسان سیدھی بات بھی کرتا ہے تو اس کے ساتھ ایسا سلوک کیا جائے گا۔ یہاں کل قرآن پاک کی تلاوت ہوئی تھی اس آیت مبارکہ میں ایمان والوں کے لئے یہ حکم تھا کہ سیدھی بات کیا کرو۔ اگر کوئی سیدھی بات بھی کرتا ہے تو اس کو بھی عجیب و غریب طریقے سے مسخ کرکے پیش کیا جاتا ہے۔ ہمارے بجٹ میں ہماری Worthy Chief Minister صاحبہ

vision کے کی عکاسی ہے۔ ہم ان کے ساتھ سو فیصد اتفاق کرتے ہیں، کسی کو کچھ ملے نہ ملے، کم ملے زیادہ ملے لیکن جہاں پر کوئی vision or direction ہو تو اس کو appreciate کرنا چاہئے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس کے اندر ہمارے وزیر خزانہ صاحب کا بھی بہت کم لینا دینا تھا۔ وہ بھی ہمارے ساتھ ہی اسمبلی میں آئے ہیں اور بجٹ کی تیاری تو چھ ماہ پہلے شروع ہو جاتی ہے۔ اس سارے بجٹ میں جو allocations ہوتی ہیں ان کا صرف محکمہ خزانہ کے ٹیکنیکل لوگوں کو پتا ہوتا ہے۔ میرا سوال یہی تھا کہ ہمیں بھی موقع دیا جاتا کہ ہم اس کو دیکھ سکتے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ آپ کو بھی تھوڑی سی مہربانی کرنی چاہئے تھی کہ کوئی pre budget meeting یا committee بنائی جاتی کہ جہاں کوئی گفتگو کی جا سکتی اور ہم اپنے خیالات کا وہاں اظہار کرتے اور ہمیں بھی کچھ معلومات مل جاتیں۔

جناب سپیکر! میں یہی مختصر گفتگو کرنا چاہتا تھا۔ اس کے بعد میں ایک request کرنا چاہتا ہوں۔ میرے ساتھ یہاں پر بہت سے بھائی بیٹھے ہیں۔ ایچی سن کالج کا ایک matter ہے۔ آپ نے بھی وہاں سے تعلیم حاصل کی آج کل ایک بڑا ہی عجیب و غریب معاملہ چل رہا ہے۔ اس سلسلے میں یہ request کرنا چاہتا ہوں کہ جو ہمارے پرنسپل صاحب تھے ٹھیک ہے وہ تنخواہ دار ملازم ضرور تھے لیکن اگر کوئی شخص غلطی سے ہمارے ملک میں آ ہی گیا تھا تو ان کی ملازمت کا تھوڑا سا عرصہ رہ گیا تھا۔ ان کو عزت کے ساتھ یہاں سے روانہ کیا جانا چاہئے تھا۔ میں یہ request کرتا ہوں کہ آپ کا جو بھی role ہو سکتا ہے جس جگہ پر بھی آپ intervene کر سکتے ہیں کوشش کر کے کوئی مصالحت کی صورت پیدا کریں مجھے زیادہ باریکی میں معاملات کا پتا نہیں ہے۔ کئی دفعہ ہوتا ہے اچھی intention ہوتی ہیں لیکن یہاں پر vested interest آ جاتا ہے وہاں پر پھر اچھی intention ختم ہو جاتی ہیں۔ میں request کرتا ہوں کہ آپ جس forum پر بات کر سکتے ہیں اس جگہ پر آپ بات کیجئے اور اس معاملے کو اچھے طریقے سے resolve کیا جائے۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ شاہ صاحب! کل سے اس معاملہ کی میڈیا میں بہت بڑی بازگشت ہے اور اس کو لے کر concern بھی ہے۔ In some different reason from government authority اور politically influence کر کے وہاں پر کچھ admission کے لئے seats reserve کرنے کی بات پر یہ issue ہوا اور وہاں پر نسپل صاحب کے اپنے دو خطوط ہیں

To Honorable Governor and he is the dual head اور وہ Board of
Governors کو chair بھی کرتے ہیں۔ بطور گورنر میں ان کے کسی act کو اسمبلی میں under
discussion نہیں لا سکتا لیکن as a chair of Board of Governors کسی بھی
institute کسی بھی corporate governance کی structuring میں Board of
Governors کی بڑی اہمیت ہوتی ہے in this case جو facts ہیں وہ سب کے سامنے ہونے
چاہئیں اس میں ایک government servant جن کے بچے probably اس سکول میں پڑھتے
ہیں یا پڑھتے تھے for that reason she was transferred along with her
husband's engagements. He happens to be the government party
today اور وہ آج federal minister ہیں تو انہوں نے پرنسپل سے ایک request کی جو
انہوں نے rightfully decline کر دی تھی اور وہ request کیا تھی؟ ان کی request یہ تھی
کہ میں اور میری wife دونوں یہاں نہیں ہیں۔ For the reason of her career اور میری
as a political person engagements ہیں so, we are in Islamabad and
we can't leave our children unattended تو ان کو ہم یہاں پر چھوڑ نہیں سکتے پتا نہیں
ہماری وہاں پر اس تعیناتی کی مدت کتنی ہو گی تو ہماری seats reserve رکھی جائیں جس کے
precedents بھی موجود ہیں لیکن کیوں کہ ہم government officials ہیں تو اس میں
policy طے کر دی جائے کہ جب seat reserved ہو اور وہ سکول سے اگر education
نہیں لے رہے اور ان کی seats reserved ہیں تو ان کو آپ without fee کر دیں اب بحث
یہ تھی کہ کیا ایسا ہو سکتا ہے principal has his own prerogative and
rightfully so, he declined that request انہوں نے کہا کہ ایسا نہیں ہو سکتا in case
کہ اگر آپ یہ seats retain کرنا چاہتے ہیں with this apprehension کہ دو یا تین سال
بعد آپ واپس آ جائیں you have to pay the full fee۔ اب پرنسپل کے کسی بھی ایسے
فیصلے کے خلاف یا اس سے راضی نہ ہوتے ہوئے اگر آپ کے پاس دوسرا forum available
ہے تو وہ Board of Governors کا ہے So, the concerned person went to the
Board of Governors اور انہوں نے وہاں پر جا کر Board of Governors کے

سامنے یہ معاملہ رکھ دیا اور Board of Governors نے اس پر اپنا فیصلہ دیا کہ ٹھیک ہے کہ اگر یہ seats retain کرنی ہیں تو as a policy matter not for one person کے ایک person کے لئے نہیں ہو گا. اگر کسی کے لئے بھی ہو وہ 3 ہزار students کا alma mater ہے وہاں پر total strength of students around three thousand ہے۔اس میں اگر 15-20 سیٹوں پر یہ فیصلہ ہو جائے تو اس کی financial impact نہیں ہو گی تو اگر کچھ لوگوں کی سہولت کے لئے کیا جا سکتا ہے تو Board of Governors نے اپنا فیصلہ دے دیا ہے اور انہوں نے کہا کہ ایسا کر لیا جائے۔Now, in this respect تین باتیں زیادہ شدت کے ساتھ سامنے آئی ہیں۔ایک جو Mr Thomson, he is very eminent educationist انہوں نے اپنی services render کی ہیں۔وہ Australian National ہیں وہ جہاں پر آئے اور چھ سات سال اس سکول کے ساتھ وابستہ رہے ہیں he had for his reasons better known to him ان کی اپنی صوابدید تھی۔ آج سے کچھ ماہ قبل انہوں نے اپنا resignation due to some personal reasons and engagements or have served enough, not stated in the letter but he has requested the Board of Governors to accept his resignation before even this application was made. Secondly, a Search Committee was constituted that was also prior in time and that Search Committee was head hunting. Also some consultants were engaged to have another principal. Board of Governors had made a payment which I have been told was around $40000. The Search Committee was functioning there تین چیزوں کو اکٹھا کر دیا گیا اور جو media report میں آئی genuine concerns تھے and then a letter written by the principal تو یہ میں facts آپ کے سامنے رکھ دوں جیسے آپ نے یہ raise کئے ہیں اب اس پر I have been informed probably yesterday اس میں Board of Governors کے کچھ members اور Aitchison College Old Boys Association کے کچھ senior members

are playing their role and hopefully it will be settled for good. Thank you very much and because members were concerned رانا شہباز صاحب نے بھی بات کی اور بھی ممبران نے اس پر بات کی تو میرا یہ خیال تھا کہ اس کی ایک تو political angling ہے۔ ان کی the person in question ان کی tax return میں ان کی wealth کی details ہیں۔ اگر وہ فیس کی معافی نہ بھی دیتے تو اس کی ایک political angling ہے۔ وہ آپ سب کا صوابدید اور حق ہے۔ اس پر بات کریں لیکن میں نے کہا یہ facts ہیں آپ کے سامنے رکھ دیئے جائیں Now, I would request, the last member who was speaking from government side or opposition side? Dr Faisal Jamil have you spoken sir?

جناب فیصل جمیل: جناب سپیکر! بسم اللہ الرحمٰن الرحیمo ایاک نعبد و ایاک نستعینo میرا نام ڈاکٹر فیصل جمیل ہے۔ I am a professional doctor اور فرسٹ ٹائم میں الیکشن لڑ کے عمران خان صاحب کی مہربانی سے اس ایوان میں elect ہو کر آیا ہوں اپنی professional life چھوڑ کے being a member of this parliament مجھے ایک آپ سے request کرنی تھی کہ جس سیٹ پر آپ بیٹھے ہیں۔ پرویز الٰہی صاحب یہاں پہ سپیکر بھی رہے ہیں اور لیڈر آف دی ہاؤس بھی رہے ہیں۔ تو میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ میں نے ان کی میڈیکل رپورٹ پڑھی ہے۔ ان کے washroom میں گرنے کی وجہ سے چار پسلیاں fracture ہوئی ہیں۔ At this stage, 80 years of age میں تو ان کی recovery اس طرح نہیں ہو سکتی ہے۔ ان کی recovery زیادہ ٹائم لے گی میرا آپ سے اور اس ایوان سے یہ مطالبہ ہے کہ ان کو on human grounds پنجاب میں ہمارے سروسز ہسپتال میں شفٹ کیا جائے۔

جناب سپیکر! ہمارے وزیر خزانہ کی طرف سے ایک بڑی خوب صورت سی بجٹ کتاب پرنٹ ہوئی ہے تو being a medical doctor اس پر میڈیکل سٹی کی جو تصویر پرنٹ کی گئی ہے تو معذرت کے ساتھ یہ اگر پاکستان کے کسی ہسپتال کی تصویر پرنٹ کرتے تو ہمیں health sector کا پتا چل جاتا۔ اگر پاکستان میں حکومت کے پاس کوئی ایسا ہسپتال نہیں ہے تو شوکت خانم ہسپتال

کی تصویر پرنٹ کر دیتے اور ہم اپنے پنجاب اور پاکستان کے بجٹ میں at least Pakistani Hospital کی تصویر پرنٹ کرتے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! Being a doctor میں صرف health تک concise رہوں گا کہ ہمارا health بجٹ 115۔ ارب روپے کا ہے جو کل بجٹ کا اڑھائی فیصد ہے جو کہ per capita تقریباً 958 روپے بنتا ہے۔ مجھے یہ بتائیں کہ 958 روپے پنجاب کی 12 کروڑ آبادی کے per head کے لئے ہے۔ آج کل تو ایک بچے کو "Cerelac" یا ڈبے والا دودھ پلانے پر ہی ٹیکس calculate کریں تو ایک مہینے میں نومولود بچے پر ہی ایک ہزار روپے سے اوپر سیلز ٹیکس کی مد میں pay کیا جاتا ہے تو اتنا کم بجٹ صحت کے لئے رکھنا انتہائی مذاق ہے۔

جناب سپیکر! گذشتہ ایک سال کا بجٹ ہم سے آپ pass کروا رہے ہیں جو ہمارے صوبہ کے نگران وزیر اعلیٰ جناب محسن نقوی نے کارنامہ انجام دیا ہے کہ ایک ایسے sector میں پیسے رکھے گئے تھے، ایک ایسا head یعنی صحت کارڈ جس سے غریبوں کا مفت علاج ہو رہا تھا، غریبوں کے مفت stent ڈالے جا رہے تھے، دل کے مریض غریب لوگوں کے بائی پاس ہو رہے تھے کہ اس head میں سے 96۔ ارب روپے نکال کر صرف اور صرف یہ show کرنے کے لئے ہم ہسپتالوں کو renovate کر رہے ہیں اور ہسپتالوں کی renovation پر یہ پیسا لگا دیا گیا جبکہ ہسپتالوں میں صرف ٹائلیں لگائی گئی ہیں۔ آپ اگر ان ٹائلوں کی کوالٹی جا کر چیک کریں تو پتا چل جائے گا۔ میں نے چلڈرن ہسپتال لاہور سے پوسٹ گریجوایشن کی ہے جہاں پر نئی ٹائلیں لگانے کی کوئی ضرورت نہیں تھی لیکن اچھی ٹائلیں اُکھاڑ کر دوبارہ low quality کی ٹائلیں لگائی گئیں۔ اگر اس کا آڈٹ کروائیں تو ایک ہی کمپنی سے وہ ٹائلیں لی گئی ہیں اور اس کے لئے بجٹ صحت کارڈ سے نکالا گیا ہے۔ میں اس ہاؤس سے گزارش کروں گا کہ اس معاملے کی بھی انکوائری کروائیں کہ صحت کارڈ کے بجٹ سے یہ پیسے کیوں نکالے گئے؟

جناب سپیکر! اس بجٹ میں دعوے تو بہت کئے گئے ہیں کہ ہم صحت کارڈ شروع کریں گے لیکن اس کے لئے بجٹ صرف 45۔ ارب روپے رکھا گیا ہے۔ اگر اس 45۔ ارب روپے کو پنجاب کی آبادی پر تقسیم کریں تو ساڑھے تین سو روپے فی کس بنتا ہے تو کیا یہ صرف مذاق نہیں ہے کہ آپ پنجاب کے عوام کو صحت کارڈ بھی دینا چاہتے ہیں جس کے لئے ساڑھے تین سو روپے سالانہ

کے حساب سے رکھا ہے۔ میں request کروں گا کہ غریبوں کے لئے صحت کارڈ کے سسٹم کو دوبارہ بحال کیا جائے۔

جناب سپیکر! یہاں سے چند کلو میٹر دور پی آئی سی ہسپتال ہے وہاں چلے جائیں اور ان سے پوچھیں کہ کیا کسی دل کے مریض کو بائی پاس کے لئے تین سال سے کم وقت دے رہے ہیں؟ چلڈرن ہسپتال میں چلے جائیں تو بچوں کے دل کے آپریشن کے لئے پانچ چھ سال سے کم کا وقت نہیں مل رہا۔ صحت کارڈ پر کم از کم یہ تو تھا کہ فوری آپریشن ہو جاتا تھا۔ کیا آپ نہیں سمجھتے کہ پچھلے ایک سال میں پاکستان میں پاکستان تحریک انصاف کے اس پراجیکٹ کی کتنی تحقیقات ہوئی ہوں گی۔ میں خود دعوے سے کہتا ہوں کہ ایک روپے کی کرپشن بھی صحت کارڈ پراجیکٹس میں ثابت ہوئی نہ انکوائری ہوئی اور نہ آئندہ ہو سکے گی کیونکہ یہ انتہائی transparent سسٹم تھا۔

جناب سپیکر! وزیر خزانہ چلے گئے ہیں تو بجٹ کی پوری کتاب میں کہیں tourism کے اوپر ایک روپیہ نہیں رکھا گیا اور نہ ہی اس پر بات کی گئی ہے۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا پنجاب میں کسی قسم کے tourism کے اوپر صرف ایک SIC tourism کے اوپر بات کی گئی ہے otherwise باقی tourism جس سے اکثر دنیا foreign revenue generate کرتی ہے یا دنیا سے لوگ ہمارے پاس آتے ہیں اور ہمارے پاس foreign remittances آتی ہیں تو اس کے لئے اس بجٹ میں ایک روپیہ بھی نہیں رکھا گیا۔

جناب سپیکر! Ongoing schemes کے لئے بجٹ cap کیا خصوصاً ایجوکیشن کے اوپر بات کی گئی ہے اور بجٹ کتاب کی پہلی پہلی تصویر سے بھی لگتا ہے کہ بچوں کی تعلیم پر بات کی ہو گی۔ پاکستان پیپلز پارٹی کے سید علی حیدر گیلانی صاحب یہاں بیٹھے ہیں تو کم از کم میں انہیں ہی کہوں گا کہ ماضی میں ملتان میں بچوں کے کیڈٹ کالج بنانے کا اعلان کیا گیا لیکن اس کی زمین acquire کرنے کے لئے بھی ایک روپیہ نہیں رکھا گیا۔

سید علی حیدر گیلانی: جناب سپیکر! اس کے لئے land acquired ہے۔

جناب فیصل جمیل: جناب سپیکر! لیکن land acquired کے لئے بھی ایک روپیہ نہیں رکھا گیا تو اس سے بجٹ کی seriousness کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ آپ دانش سکول بنانے کی بات

کرتے ہیں لیکن جو existing cadet colleges خصوصاً سید یوسف رضا گیلانی صاحب نے بطور وزیر اعظم 2008 میں تحصیل خان پور میں چولستان کیڈٹ کالج بنانے کا کہا تھا مگر وہ کیڈٹ کالج functional نہیں ہو پایا جبکہ اس بجٹ میں بھی اس کیڈٹ کالج کو functional کرنے کے لئے ایک روپیہ نہیں رکھا گیا حالانکہ اس کیڈٹ کالج کی بلڈنگ بن کر بالکل تیار ہو کر دوبارہ خرابی کی طرف جا چکی ہے لیکن اس کے لئے ایک روپیہ بھی بجٹ نہیں رکھا گیا۔ میں request کروں گا کہ آنے والے بجٹ میں جو انسٹی ٹیوٹس ہمارے تیار کھڑے ہیں کم از کم ان کو دوبارہ renovate کرنے کے لئے بجٹ رکھا جائے۔

جناب سپیکر! THQ خان پور کے لئے ایک request کروں گا کہ وہاں پر dialysis center اپنی مدد آپ کے تحت بنایا گیا اور گذشتہ چھ سالوں سے THQ ہسپتال خان پور میں dialysis کے لئے حکومت کی طرف سے not a single penny ایک روپیہ نہیں رکھا گیا جہاں وہ اپنی مدد آپ کے تحت لوگوں کا dialysis کر رہے ہیں۔ میری request ہے کہ dialysis کے لئے خصوصاً چھوٹے شہروں میں اس کے لئے بجٹ دیں۔

جناب سپیکر! ہمارے ہسپتال میں کارڈیالوجی وارڈ ہے اور مزے کی بات یہ ہے کہ کارڈیالوجی کے اندر کارڈیالوجسٹ کی پوسٹ ہی نہیں دی گئی۔ خان پور تحصیل میں "الطاف آئی ہسپتال" 1980 سے develop ہے لیکن تا حال اس ہسپتال میں کسی ایک آئی سرجن یا آئی سپیشلسٹ کی پوسٹ ہی نہیں ہے اور نام کا وہ "الطاف آئی ہسپتال" ہے۔

جناب سپیکر! ہمارے معزز ممبر سمیع اللہ خان صاحب بیٹھے ہیں جنہوں نے ہمارے لیڈر عمران خان صاحب کی قیمت کی بات کی۔ عمران خان صاحب کی قیمت انہوں نے بتائی تو میں اس کے جواب میں صرف یہی کہوں گا کہ میری پیدائش 1986 کی ہے اور میاں نواز شریف صاحب 1985 میں وزیر خزانہ تھے تو ہم 1985 سے اب تک آپ کے لیڈر کی قیمت برداشت کر رہے ہیں تو مہربانی کریں آپکے لیڈر کی ہم نے بڑی قیمت برداشت کی ہے۔۔۔

جناب سپیکر: شکریہ، ڈاکٹر صاحب! آپ کا وقت پورا ہو گیا ہے اس لئے تشریف رکھیں۔

جناب فیصل جمیل: جناب سپیکر! صرف 30 سیکنڈ میں مکمل کر لیتا ہوں۔ جناب سپیکر! کینسر ہسپتال لاہور میں بالکل بنائیں لیکن میں یہ بھی مطالبہ کروں گا کہ ایک ایسا ہسپتال بھی بنائیں جہاں پر شریف فیملی کا علاج بھی ہو سکے اور ان کے باہر جا کر علاج کروانے پر ہماری قوم کو مزید خرچہ نہ برداشت کرنا پڑے۔ آخر میں ایک سرائیکی شعر سے جنوبی پنجاب کی محرومیوں پر روشنی ڈالوں گا کہ:

کجھ کس انہاں دی کھا گئی
کجھ اپنڑیں دی آلس کھا گئی
پنج سال دا بجٹ سرائیکیاں دا
ہک شہر دی میٹرو بس کھا گئی

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: جی، شکریہ، ڈاکٹر صاحب! اب یہ بھی ایک بڑی procedural بات ہے کہ during your speech, if you take the name of a member while addressing the Chair آپ خود سپیکر کے طور پر as a speaking member کے طور پر کسی ممبر کا نام لے کر کوئی بات کرتے ہیں then he has a right for personal explanation . So, for rules کے لئے سب observe کر لیں۔

سید علی حیدر گیلانی: جناب سپیکر! شکریہ، اپوزیشن بنچز سے ہمارے معزز ممبر کا ایک بڑا genuine concern تھا جو انہوں نے raise کیا ہے کہ کیڈٹ کالج ملتان کی زمین سید یوسف رضا گیلانی صاحب نے بطور وزیر اعظم 2009 میں وہ زمین acquire کی لیکن ہمیں بڑا افسوس ہوتا ہے کہ ہم ہر دفعہ اسمبلی میں بجٹ کی تقریر میں یہ بات کرتے ہیں۔ میں نے بھی اپنی بجٹ تقریر کے لئے یہ پوائنٹ لکھا ہوا ہے کہ کتنے سال ہو گئے لیکن ابھی تک کیڈٹ کالج کا وہ وعدہ وفا نہیں ہو سکا۔ انہوں نے درست فرمایا جب پنجاب کے وزیر اعلیٰ حمزہ شہباز شریف صاحب کے دور کے بجٹ کی proceeding چل رہی تھی اور ہم ان کی کابینہ کا حصہ بھی تھے تب بھی ہم نے یہ request کی and he was kind enough کہ ملتان میں وہ زمین موجود ہے اس کی چار دیواری کے لئے فنڈز دو سال پرانے fiscal year میں دیئے تھے اور ان شاءاللہ اس بجٹ تقریر

میں ہم بات کریں گے اور وزیر خزانہ سے بھی request کریں گے لیکن انہوں نے درست فرمایا ہے کہ ہم اپنے خطے کے بارے میں جب بھی کوئی بات کرتے ہیں تو ہمیں یہی جواب ملتا ہے کہ:

ہزار ساغر پونچ گئے ہن
ہزار مٹکے وٹیچ گئے ہن
اساں جو منگے تے ساکوں آدھے ہن
ونڈ پیچ گئے ہن ونڈ پیچ گئے ہن

شکریہ۔

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: شکریہ، جی۔

جناب شہاب الدین خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: سیہڑ صاحب! کم چلد اچلد اچلد او دھ دا رہے گا سپیکر رُکے رہن گے۔

جناب شہاب الدین خان: جناب سپیکر! personal explanation ہے۔

جناب سپیکر: کسی ممبر نے آپ کا نام نہیں لیا تو personal explanation کس چیز کی ہے۔ General discussion میں پوائنٹ آف آرڈر نہیں بنتا۔

جناب شہاب الدین خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے۔

جناب سپیکر: تو پھر کیا ہے؟

جناب شہاب الدین خان: جناب سپیکر! ایک وضاحت کرنی ہے۔

جناب سپیکر: سیہڑ صاحب! تُساں فیر ایویں دھکہ کرناے؟

جناب شہاب الدین خان: جناب سپیکر! وزیر خزانہ ہاؤس میں موجود نہیں ہیں۔

جناب سپیکر: Rightly pointed out. The Finance Minister was here since morning وہ تقریباً جب سے کارروائی چل رہی ہے، بیٹھے تھے۔ Chair سے اجازت لے کر اور سمیع اللہ خان صاحب کو point note کرنے کا کہہ کر گئے ہیں and he will be

back in a few minutes سمیع اللہ خان صاحب ان کے behalf پر notes لے رہے ہیں۔

جی، محترمہ سارہ احمد!

محترمہ سارہ احمد: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ Thank you for giving an opportunity to speak میں سب سے پہلے آپ کا شکریہ ادا کروں گی کہ پچھلے سیشن میں آپ نے میرے ایوارڈ کو acknowledge کیا تھا جس پر میں آپ کا شکریہ ادا کرتی ہوں۔ سب سے پہلے میں نئی منتخب حکومت کو مبارکباد پیش کروں گی کہ بہت comprehensive بجٹ present کیا۔

(اس مرحلہ پر وزیر خزانہ جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن ایوان میں تشریف لے آئے)

جناب سپیکر! میں چائلڈ پروٹیکشن ویلفیئر بیورو جو پنجاب حکومت کا ایک ادارہ ہے، کی گزشتہ پانچ سالوں سے چیئرپرسن ہوں۔ میری بجٹ speech کا focus بچوں کے لئے حکومت جو بجٹ دیتی ہے یعنی چائلڈ پروٹیکشن بیورو کے بارے میں اور اس کے مسائل کے اوپر ہوگا۔ چائلڈ پروٹیکشن ویلفیئر بیورو پورے پاکستان میں حکومت کا واحد ادارہ ہے جو ایک سال میں 20 ہزار سے زائد بچوں کو rescue کرتا ہے، rehabilitate کرتا ہے، educate کرتا ہے اور empower کرتا ہے۔ اس میں ہزاروں بچے orphans, destitute and addicted بچے آئے، ان کو jobs بھی دلوائی ہیں۔ یہ ادارہ ابھی پنجاب کے 11 اضلاع میں موجود ہے جن میں سے 9 اضلاع میں Child Protection Institute اور 2 اضلاع میں Child Protection Units ہیں۔ پنجاب یہ دونوں Child Protection Units ہم نے حکومت کی funding کے بغیر انٹرنیشنل ڈونرز ایجنسی اور philanthropists کے تعاون سے start کئے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اس ادارے کا main مقصد ہے child beggary کا خاتمہ child abuse and torture کے cases کا خاتمہ infant babies جنہیں لوگ کچرے کے ڈھیر میں پھینک دیتے ہیں، roads پر چھوڑ دیتے ہیں تو ان بچوں کو ہم suitable families میں adopt کرواتے ہیں اور اس کے علاوہ گم شدہ بچوں کو ان کے لواحقین سے ملواتے ہیں۔ This was briefly about Child Protection Bureau اب بجٹ کے بارے میں بات کرنا چاہوں گی کہ 23-2022 میں 770 ملین کا بجٹ ادارے کو دیا گیا پچھلے سال 24-2023 میں ہم نے 1500 ملین کا بجٹ propose کیا تھا کیونکہ ہماری 9 بلڈنگز مکمل ہو گئی ہیں اور deplete ہو

رہی ہیں لیکن چونکہ فنڈز کی کمی ہے اور recruitment پر ban تھا اس لئے ہم نئے سنٹرز شروع نہیں کر سکے۔ میں آپ کے توسط سے فنانس منسٹر صاحب اور چیف منسٹر محترمہ مریم نواز شریف صاحبہ سے request کروں کہ 1500 ملین جو proposed budget ہے وہ مختص کر دیں۔ اس کے علاوہ ہمارے گوجرانوالہ میں purpose built building بہت اچھا بیورو چل رہا تھا لیکن Caretaker گورنمنٹ میں وہاں پر چلڈرن ہسپتال کا ایک Paeds ward بنا دیا گیا جبکہ ہمارے بیورو کے بچوں کو rented premises میں شفٹ کر دیا گیا جہاں پر وہ suffer کر رہے ہیں اور اُن کو ہم proper facilities نہیں دے پا رہے کیونکہ ہمارے ہر سنٹر میں ایک ایجوکیشن انسٹی ٹیوٹ، ہاسٹل اور سپورٹس گراؤنڈ کی تمام facilities مہیا ہوتی ہیں لیکن چونکہ rented premises چھوٹی ہے اس لئے بچوں کو facilities نہیں مل رہیں۔ ہمارے ساتھ وعدہ کیا گیا تھا کہ 40 کنال زمین اس کے بدلے میں دی جائے گی جو آج تک نہیں ملی لہٰذا میں آپ کے توسط سے request کروں گی کہ کمشنر گوجرانوالہ کو direction دی جائے کہ as per the promise done by the Government وہ زمین ہمیں الاٹ کر دیں۔

جناب سپیکر! میں آخر پر یہ کہوں گی کہ پنجاب میں کوئی چائلڈ پروٹیکشن پالیسی نہیں ہے in fact پاکستان کے کسی بھی صوبے میں نہیں ہے so I want to be the first کہ پنجاب میں چائلڈ پروٹیکشن پالیسی لائی جائے۔ ہم نے اس پر دو سال بڑی محنت کی تھی۔ چونکہ اب نئی گورنمنٹ آئی ہے تو اس کا دوبارہ سے process start ہو گا۔ So, I request you kindly آپ اس میں interest لیں تاکہ next SCC کی میٹنگ میں رکھا جائے تاکہ یہ approve ہو جائے۔ اس کے علاوہ کمیٹی بھی بنائیں تاکہ وہ اس کام کو expedite کروائے اور جلدی اس کی approval ہو جائے۔ شکریہ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: آج تین بجے تک ٹائم ہے and I think it's a long day. معزز ممبر اورنگزیب کا serious concern ہے he has to leave back ہم صرف پانچ منٹ کے لئے وقت بڑھا دیتے ہیں کیونکہ اورنگزیب صاحب کی طرف سے بڑی alarming چٹ میرے پاس آئی ہے اس لئے میں اُن کی بات سننا چاہتا ہوں۔ In this case ہم پانچ منٹ کے لئے ہاؤس کا وقت بڑھا دیتے ہیں اور کل کے لئے general discussion کا ٹائم رکھا ہوا۔ I would

request all the honorable members especially the Finance Minister and the Government کل ہم بجٹ اجلاس 10 بجے ٹائم پر شروع کریں کیونکہ فنانس منسٹر صاحب کو wind up speech بھی کرنی ہے and in this case ہمیں ensure کرنا ہے کہ تین بجے تک the list is exhausted. Now, Rana Aurangzeb Sahib! I give you the floor and I couldn't make it out of your chit which is alarming. Please allow him to speak.

(اس مرحلہ پر ہاؤس کا وقت پانچ منٹ بڑھایا گیا)

رانا اورنگ زیب: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ○ ایاک نعبد و ایاک نستعین ○ جناب سپیکر! شکریہ۔ سب سے پہلے میں اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کروں گا اور ان کا شکر بجالاؤں گا کہ اللہ نے ہمیں موقع دیا کہ ہم اس ایوان میں آئے۔ ساتھ ہی میں اپنے حلقے کی عوام کا تہہ دل سے شکریہ ادا کروں گا کہ انہوں نے ہمارا انتخاب کیا۔ آپ کے پاس جو چٹ آئی ہے وہ میرے متعلقہ ہے لیکن آج میں اس پر بات نہیں کروں گا۔ میں اس وقت اپوزیشن میں ہوں اور مجھ پر 302 کی FIR درج کروائی گئی ہے اُس پر بات نہیں کروں گا۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! آپ اپنی speech کو بجٹ کی حد تک رکھیں پلیز بجٹ پر بات کریں۔

رانا اورنگ زیب: جناب سپیکر! ہر سال بجٹ آتا ہے اور اس پر بحث بھی ہوتی ہے لیکن درحقیقت یہ بجٹ ہمیں بتاتا ہے کہ اس سال جرائم کی شرح کیا رہے گی۔ یہ بجٹ ہمیں بتاتا ہے کہ اس سال خودکشی کی شرح کیا رہے گی۔ جو بجٹ بھی پیش ہوتا ہے وہ ہمیشہ لاہور اور اس کے گردونواح میں لگ جاتا ہے۔ جنوبی پنجاب ہمیشہ سے محروم رہا ہے۔ اب بھی جو بجٹ مختص کیا گیا ہے یہ لاہور اور اس کے گردونواح میں ہی ہوگا۔ الیکشن result میں ہمارے ڈسٹرکٹ کوٹ ادو نے تحریک انصاف کی طرف سے clean sweep کیا ہے۔ میں اس بات سے زیادہ پریشان ہوں کہ جب ہمارے حکمران یہ دیکھیں گے کہ یہاں سے کوئی بھی مسلم لیگ (ن) یا دوسری پارٹی سے کوئی ممبر نہیں جیتا تو میرا پورا ضلع محروم رہ جائے گا۔ اگر میرے حلقے تحصیل سرور شہید کی بات کی جائے تو یہ تحصیل سرور شہید تو ہے لیکن تحصیل کمپلیکس بالکل نہیں ہے۔ ہمارے ضلع میں DC صاحب جبکہ ہماری تحصیل میں

AC اور DSP بھی تعینات ہیں لیکن ان کے دفاتر نہیں ہیں۔ اگر دیکھا جائے تو وہاں پر عدالت تو آگئی ہے لیکن جوڈیشل کمپلیکس بالکل بھی نہیں ہے۔ اگر آپ ہماری عدالتوں کا visit کروائیں تو 1970 میں جو ہسپتال کو دو سے تین کمروں کی بلڈنگ دی گئی تھی وہاں پر آج عدالتیں لگ رہی ہیں اور جو سائلین وہاں جاتے ہیں وہ جج صاحبان کا فیصلہ نہیں سنتے بلکہ وہ اُس بلڈنگ کو دیکھ کر خوفزدہ ہو رہے ہوتے ہیں لہٰذا میری آپ سے اپیل ہے کہ buildings بنوائی جائیں۔ جب وزیر اعلیٰ پرویز الٰہی صاحب تھے تو وہ بلڈنگ کے لئے فنڈز مختص کرنا چاہ رہے تھے لیکن بدقسمتی سے حکومت ختم ہوگئی اور سارا plan ختم ہو گیا۔

جناب سپیکر! میری سرور شہید تحصیل کا بہت بُرا حال ہے اس لئے میں آپ سے اپیل کروں گا کہ وہاں پر سیوریج کے ماسٹر پلان بنانے کی ضرورت ہے کیونکہ اس کی وجہ سے صاف پانی کو بھی گندا کر رہا ہے۔ وہاں پر ایم ایم روڈ کے لئے عمران خان نے بہت بڑا بجٹ دیا تھا لیکن بدقسمتی سے ہمیں بائی پاس نہیں دیا جا رہا۔ چوک اعظم اور فتح پور کو بائی پاس ملا ہے لیکن ہماری تحصیل سرور شہید روڈ سے یہ ایم ایم روڈ گزر رہا ہے جس کے لئے بائی پاس روڈ کا دیا جانا ضروری ہے لہٰذا ہمیں ایک بائی پاس روڈ دیا جائے تاکہ ٹریفک کے مسائل ختم ہوں اور ٹریفک کی روانی قائم ہو جائے۔

جناب سپیکر! میری تحصیل سرور شہید بن چکی ہے لیکن تحصیل سرور شہید میں مالکانہ حقوق نہیں ہیں۔ اگر وہاں کی عوام کو مالکانہ حقوق مل جاتے ہیں تو وہاں پر لڑائی جھگڑے کم ہوں گے اور جیسے حکومت بھی چاہتی ہے کہ ہمارے پاس ریونیو اکٹھا ہو تو یہ بھی ان شاء اللہ ہو جائے گا۔ اب دو کروڑ روپے کی دکان ہے لیکن صرف ایک سو روپے کے اسٹامپ پر sale ہوتی ہے۔ جس کا وہاں پر میٹر لگا ہوا وہ اُس کی دکان ہے لہٰذا میں آپ سے اپیل کروں گا کہ چوک سرور شہید میں مالکانہ حقوق کے حوالے سے میاں شبیر علی قریشی صاحب نے بھی بات کی تھی اور میں بھی آپ سے عرض کروں گا کہ وہاں پر مالکانہ حقوق دیئے جائیں۔

جناب سپیکر: ہاؤس کا وقت پانچ منٹ کے لئے بڑھایا جاتا ہے۔

(اس مرحلے پر ہاؤس کا وقت پانچ منٹ بڑھایا گیا)

رانا اورنگزیب: جناب سپیکر! جس طرح حکومت کی پالیسی ہے کہ سکول upgrade کروائے جا رہے ہیں لہٰذا یہ نہ دیکھا جائے کہ وہ حلقہ کس کا ہے بلکہ ہم وہاں پر (ن) لیگ کے سابقہ ایم پی اے اور ایم این اے کی تصاویر لگا دیں گے لیکن حلقے کو محروم نہ کیا جائے۔ میرے حلقے کی حالت بہت بُری ہے۔ وہاں پر 70 فیصد roads قابل مرمت ہیں اور سکول بھی upgrade کئے جائیں کیونکہ چھوٹے بچے پڑھنے والے ہیں یعنی ایک چک کی آبادی دس ہزار ہے لیکن اس کے پاس سکول نہیں ہے جس کی وجہ سے چھوٹے چھوٹے بچے چار / پانچ کلو میٹر سفر کر کے دوسرے سکولوں میں جا رہے ہیں۔ میرے حلقے کا سب سے بڑا مسئلہ وارہ بندی ہے۔ میرے دوست یہاں پر آئے ہوئے ہیں جو کہتے ہیں کہ گندم تیار ہے لیکن ایک مرتبہ بھی نہر کا پانی اُن کو نہیں دے سکے لہٰذا یہ وارہ بندی ختم کی جائے کیونکہ تین دن وارہ بندی ملتی ہے اور تین دن نہیں ملتی اور سات دن نہر نہیں چلتی۔ میں آپ سے اپیل کروں گا کہ سات ہزار کیوسک پانی دیا جاتا ہے جسے بڑھا کر 9 ہزار کیوسک کر دیا جائے۔ اس کا دوسرا حل یہ بھی ہے کہ وہاں پر نہر کافی جگہ سے پختہ ہو چکی ہے، اگر آپ مکمل طور پر پختہ کروا دیں تو ان شاء اللہ وارہ بندی کا issue اور کسانوں کے مسائل حل ہو جائیں گے۔

جناب سپیکر! میں آخر میں یہ بات کروں گا کہ عمران خان کے حوالے سے پہلے صرف پاکستان میں بات ہو رہی تھی لیکن اب پوری دنیا یہاں تک کہ امریکہ میں بھی اُن کے حق میں آوازیں اٹھ رہی ہیں۔ سب کو پتا ہے کہ وہ بے گناہ قید ہیں اور میں آپ سے request کروں گا کہ وہ مجرم نہیں ہے بلکہ سیاسی قیدی ہے۔ آپ ان کو باعزت بُری کروائیں اور ان کے cases ختم کروائیں یا ہم جتنے بھی بیٹھے ہیں ہمیں بھی اڈیالہ جیل بھیج دیں کیونکہ ہم بھی ان کے چاہنے والے ہیں۔ میرا دل کہتا ہے کہ جب آپ کا نام سپیکر کے لئے آیا تھا تو واللہ ہمیں خوشی ہوئی تھی۔ مجھے بھی امید ہے کہ آپ بھی ان کے fan ہوں گے اور آپ بولیں گے کہ میں کرکٹ دور کا fan ہوں یا سیاسی دور کا fan ہوں۔۔۔ (قطع کلامیاں)

MR SPEAKER: No cross talk.

رانا اورنگزیب: اب بھی ہمارے پاس عمران خان سے اچھا کوئی لیڈر نہیں ہے۔ خدارا اس کی قدر کریں۔۔۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! آپ wind up کریں۔

رانا اورنگزیب: جناب سپیکر! میں اپنی بات 30 سیکنڈ میں ختم کرتا ہوں۔ مجھے پتا تھا کہ جب عمران خان کا نام آئے گا تو آپ میری بات کاٹ دیں گے۔۔۔(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: Please no cross talk. Allow him to complete ٹائم ختم ہو رہا ہے ورنہ پھر بڑھانا پڑے گا۔

رانا اورنگزیب: جناب سپیکر! ایک issue یہ ہے کہ یہاں [***********] ہوتی ہیں ہم کس کا جواب دیں۔۔۔(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: یہ الفاظ بڑے derogatory ہیں ان الفاظ کو حذف کیا جاتا ہے۔ رانا صاحب! آپ please wind up کریں۔

رانا اورنگزیب: جناب سپیکر! ہماری آپ سے یہی اپیل ہے کہ عمران خان کو اُن کی شرائط پر ریلیز کیا جائے کیونکہ جس پر پاکستان نہیں بلکہ پوری دنیا فخر کر رہی ہے تو ان شاءاللہ یہ پاکستان۔۔۔

جناب سپیکر: جی، رانا صاحب! Thank you. آج کے اجلاس کا وقت ختم ہو گیا ہے لہٰذا اب اجلاس کل بروز بدھ مورخہ 27-مارچ 2024 صبح 10:00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

INDEX

PAGE NO.

A

ADJOURNMENT MOTIONS regarding-
-Construction of TB road in Multan city 42
-Demand for controlling theft of water and increase the quota of canal water in district Layyah 45
-Demand of establishment of dispensary in Kacha Bungi Khel and Tabisar in Mianwali 41
-Illegal occupation by land mafia on land of overseas pakistani in Khanpur district Rahim Yar Khan 39
-Provision of medical facilities in DHQ Hospital Toba Tek Singh 43

AFTAB AHMAD KHAN, MR.
DISCUSSION on-
-Annual Budget for the year 2023-24 271
POINT OF ORDER regarding-
-Insulting behaviour of DSP and SHO with PTI leaders in Anti Terrorist Court Lahore 357
-Misuse of powers by Election Commission 10

AHMAD KHAN, MR. (*Leader of Opposition)*
DISCUSSION on-
-Annual Budget for the year 2023-24 117
POINT OF ORDER regarding-
-Insulting behaviour of DSP and SHO with PTI leaders in Anti Terrorist Court Lahore 353

AHMED AKBAR, QAZI
DISCUSSION on-
-Annual Budget for the year 2023-24 194

AHSAN RAZA, MR.
DISCUSSION on-
-Annual Budget for the year 2023-24 310

ALI IMTIAZ, MR.
DISCUSSION on-
-Annual Budget for the year 2023-24 292

AMIR ALI SHAH, SYED
DISCUSSION on-
-Annual Budget for the year 2023-24 198

AMJAD ALI JAVED, MR.
ADJOURNMENT MOTION regarding-
-Provision of medical facilities in DHQ Hospital Toba Tek Singh 43
DISCUSSION on-
-Annual Budget for the year 2023-24 284

PAGE NO.

AOURANG ZAIB, RANA
DISCUSSION on-
-Annual Budget for the year 2023-24 413
ASHIFA RIAZ ,MS.
DISCUSSION on-
-Annual Budget for the year 2023-24 146
AYAZ AHMED, MR.
DISCUSSION on-
-Annual Budget for the year 2023-24 200

B

BASHARAT ALI, MR.
DISCUSSION on-
-Annual Budget for the year 2023-24 249
BUDGET
-Annual Budget Statement for the Year 2023-24 *(Presented in the House)* 102
-Supplementary Budget Statement for the Year 2022-23 *(Presented in the House)* 102

C

CABINET-
-Of the Punjab 5, 71
CONSTITUTION OF COMMITTEE-
-Special Committee No. 1 50

D

DISCUSSION on-
-Annual Budget for the year 2023-24 111,191, 271,366

E

EMMANUEL ATHER, MR.
DISCUSSION on-
-Annual Budget for the year 2023-24 256
EXTENSION IN PERIOD OF VALIDITY of-
-The Punjab Civil Servants (Amendment) Ordinance 2023 (XIX of 2023) 56

PAGE NO.

F

FAHAD MASOOD, MALIK
DISCUSSION on-
-Annual Budget for the year 2023-24 238
FAISAL JAMIL, MR.
DISCUSSION on-
-Annual Budget for the year 2023-24 405
Falbous Christopher, Mr.
DISCUSSION on-
-Annual Budget for the year 2023-24 173
FARHAT ABBAS, HAFIZ
DISCUSSION on-
-Annual Budget for the year 2023-24 318
FARZANA ABBAS, MS.
DISCUSSION on-
-Annual Budget for the year 2023-24 331
FATEHA *(Pray for Forgiveness)*-
-Shohda-e-Waziristan and father of Mr Arif Mehmood Gill (MPA) 76
FUNCTIONARIES-
-OF THE HOUSE 5, 71

H

HASSAN MALIK, MR
DISCUSSION on-
-Annual Budget for the year 2023-24 390
HINA PARVEZ BUTT, MS
DISCUSSION on-
-Annual Budget for the year 2023-24 368

I

IMTIAZ MEHMOOD, MR.
DISCUSSION on-
-Annual Budget for the year 2023-24 175
ISHRAT ASHRAF, MS.
DISCUSSION on-
-Annual Budget for the year 2023-24 148

J

JUNAID AFZAL SAHI, MR.
DISCUSSION on-
-Annual Budget for the year 2023-24 287

PAGE NO.

K

KANWAL NAUMAN, MS.
-Oath of office 271
KANWAL PERVEZ CHAUDHRY, MS.
DISCUSSION on-
-Annual Budget for the year 2023-24 210
KHALID JAVED, MR.
DISCUSSION on-
-Annual Budget for the year 2023-24 244
KHALID MAHMOOD BABAR, MALIK
DISCUSSION on-
-Annual Budget for the year 2023-24 223
KHALIL TAHIR, MR. *(Minister for Human Rights & Parliamentary Affairs)*
CONSTITUTION OF COMMITTEE-
-Special Committee No. 1 50
EXTENSION IN PERIOD OF VALIDITY of-
-The Punjab Civil Servants (Amendment) Ordinance 2023 (XIX of 2023) 56
MOTION regarding-
-Grant of leave for extension of the Punjab Civil Servants (Amendment) Ordinance 2023 (XIX of 2023) 56
ORDINANCES *(Laid in the House)*-
-The Police Order (Amendment) Ordinance 2023 53
-The Punjab Agriculture Marketing Regulatory Authority (Amendment) Ordinance 2023 54
-The Punjab Civil Servants (Amendment) Ordinance 2023 50, 53
-The Punjab Healthcare Commission (Amendment) Ordinance 2023 54
KHAN BAHADAR, MR.
-Oath of office 22
KHURRAM IJAZ, MR.
DISCUSSION on-
-Annual Budget for the year 2023-24 316

L

LAYING of-
-Fiscal risk statement for the year 2023-24 103
-Notifications under section 76 of the Punjab Sales Tax on Services Act 2012 103
LEADER OF OPPOSITION
-See under Ahmad Khan, Mr.
LIST OF BUSINESS FOR THE SITTINGS HELD ON-
-March 15, 2024 3
-March 18, 2024 69

PAGE NO.

-March 21, 2024 107
-March 22, 2024 185
-March 25, 2024 267
-March 26, 2024 349

M

MEHWISH SULTANA, MS.
DISCUSSION on-
-Annual Budget for the year 2023-24 153
MINISTER FOR FINANCE
-See under Mujtaba Shuja Ur Rehman, Mr.
MINISTER FOR HUMAN RIGHTS & PARLIAMENTARY AFFAIRS
-See under Khalil Tahir, Mr.
MINISTER FOR INDUSTRIES, COMMERCE & INVESTMENT
-See under Shafay Hussain, Mr.
MOHAMMAD ALI KHAN, SARDAR
DISCUSSION on-
-Annual Budget for the year 2023-24 386
MOHAMMAD ARSHAD MALIK, MR.
DISCUSSION on-
-Annual Budget for the year 2023-24 340
MOTIONS regarding-
-Grant of leave for extension of the Punjab Civil Servants (Amendment) Ordinance 2023 (XIX of 2023) 56
-Suspension of rules for presentation of a resolution 60
MUHAMMAD ADNAN DOGAR, MR.
DISCUSSION on-
-Annual Budget for the year 2023-24 327
MUHAMMAD AHSAN ALI, MR.
DISCUSSION on-
-Annual Budget for the year 2023-24 232
MUHAMMAD AHSAN IHSAN, MR.
DISCUSSION on-
-Annual Budget for the year 2023-24 208
MUHAMMAD AJMAL KHAN, MR.
DISCUSSION on-
-Annual Budget for the year 2023-24 398
MUHAMMAD ARQAM KHAN, MR.
-Oath of office 76
MUHAMMAD ATHAR MAQBOOL, MR.
DISCUSSION on-
-Annual Budget for the year 2023-24 344

PAGE NO.

MUHAMMAD EJAZ SHAFI, CHAUDHRY
ADJOURNMENT MOTION regarding-
-Illegal occupation by land mafia on land of overseas pakistani in Khanpur district Rahim Yar Khan 39
DISCUSSION on-
-Annual Budget for the year 2023-24 150

MUHAMMAD GHULAM SARWAR, MR.
DISCUSSION on-
-Annual Budget for the year 2023-24 161

MUHAMMAD ILYAS, MR.
DISCUSSION on-
-Annual Budget for the year 2023-24 191

MUHAMMAD IQBAL, MR. (PP-85)
ADJOURNMENT MOTION regarding-
-Demand of establishment of dispensary in Kacha Bungi Khel and Tabisar in Mianwali 41
DISCUSSION on-
-Annual Budget for the year 2023-24 333

MUHAMMAD ISMAEL, MR.
DISCUSSION on-
-Annual Budget for the year 2023-24 297

MUHAMMAD NADEEM QURESHI, MR.
ADJOURNMENT MOTION regarding-
-Construction of TB road in Multan city 42
DISCUSSION on-
-Annual Budget for the year 2023-24 212
ZERO HOUR NOTICE regarding-
-Crackdown against kite flyers 26

MUHAMMAD YOUSAF, MR.
DISCUSSION on-
-Annual Budget for the year 2023-24 388

MUHAMMAD ZAHID ISMAIL, MR.
DISCUSSION on-
-Annual Budget for the year 2023-24 305

MUJTABA SHUJA UR REHMAN, MR. *(Minister for Finance)*
BUDGET
-The Annual Budget Statement for the Year 2023-24 *(Presented in the House)* 102
-The Supplementary Budget Statement for the Year 2022-23 *(Presented in the House)* 102

PAGE NO.

LAYING of-
-Fiscal risk statement for the year 2023-24 103
-Notifications under section 76 of the Punjab Sales Tax on Services Act 2012 103
SPEECH-
-Budget speech for the year 2023-24 78
MUMTAZ AHMAD, MR.
DISCUSSION on-
-Annual Budget for the year 2023-24 338
MUSHTAQ AHMED, MR.
DISCUSSION on-
-Annual Budget for the year 2023-24 165
MUHAMMAD TAHIR, MR.
DISCUSSION on-
-Annual Budget for the year 2023-24 171

N

NAAT-E-RASOOL-E-MAQBOOL (ﷺ) PRESENTED IN THE HOUSE IN SITTINGS HELD ON-
-March 15, 2024 8
-March 18, 2024 74
-March 21, 2024 110
-March 22, 2024 188
-March 25, 2024 270
-March 26, 2024 352
NADEEM SADIQ DOGAR, MR.
DISCUSSION on-
-Annual Budget for the year 2023-24 258
NADIA KHAR, MS.
DISCUSSION on-
-Annual Budget for the year 2023-24 311
NOTIFICATIONS of-
-Presentation of Annual Budget Statement 2023-24 67
-Presentation of Supplementary Budget Statement 2022-23 67
-Prorogation of 4th session of 18th Provincial Assembly of the Punjab commenced on March 15, 2024 61
-Summoning of 4th session of 18th Provincial Assembly of the Punjab commenced on March 15, 2024 1
-Summoning of 5th session of 18th Provincial Assembly of the Punjab commenced on March 18, 2024 65

PAGE NO.

O

OATH OF OFFICE by-
-Kanwal Nauman, Ms. (W-362) 271
-Khan Bahadar, Mr. (PP-100) 22
-Muhammad Arqam Khan, Mr. (PP-68) 76
-Saima Zahid, Ms. (W363) 271
OFFICERS-
-Of the House 6, 72
ORDINANCES *(Laid in the House)*-
-The Police Order (Amendment) Ordinance 2023 53
-The Punjab Agriculture Marketing Regulatory Authority (Amendment) Ordinance 2023 54
-The Punjab Civil Servants (Amendment) Ordinance 2023 52, 53
-The Punjab Healthcare Commission (Amendment) Ordinance 2023 54
-The Punjab Price Control of Essential Commodities Ordinance 2023 55

P

PANEL OF CHAIRPERSONS-
-Announcement regarding Panel of Chairpersons for 4th session of 18th Provincial Assembly of the Punjab commenced on March 15, 2024 9
-Announcement regarding Panel of Chairpersons for 4th session of 18th Provincial Assembly of the Punjab commenced on March 18, 2024 78
POINTS OF ORDER regarding-
-Insulting behaviour of DSP and SHO with PTI leaders in Anti Terrorist Court Lahore 353
-Misuse of powers by Election Commission 10
PRIVILEGE MOTION regarding-
-Not laying annual report of Principles of Policy by the Government in the House 34
PROROGATION-
-notification of prorogation of 4th session of 18th provincial assembly of the Punjab commenced on March 15, 2024 61

R

RAHILA KHADIM HUSSAIN, MS.
DISCUSSION on-
-Annual Budget for the year 2023-24 294
RAIS NABEEL AHMAD, MR.
DISCUSSION on-
-Annual Budget for the year 2023-24 247

PAGE NO.

RAZI ULLAH KHAN, MR.
DISCUSSION on-
-Annual Budget for the year 2023-24 227
RECITATION FROM THE HOLY QURAN AND ITS TRANSLATION PRESENTED IN THE HOUSE IN SITTINGS HELD ON -
-March 15, 2024 7
-March 18, 2024 73
-March 21, 2024 109
-March 22, 2024 187
-March 25, 2024 269
-March 26, 2024 351
RIFFAT MEHMOOD, SYED
DISCUSSION on-
-Annual Budget for the year 2023-24 379
RULING BY THE CHAIR regarding-
-Point of order raised by Rana Aftab Ahmad Khan during sitting held on March 15, 2024 359
RUSHDA LODHI, MS.
DISCUSSION on-
-Annual Budget for the year 2023-24 204

S

SADIA MUZAFFAR, MS.
DISCUSSION on-
-Annual Budget for the year 2023-24 170
SAIMA KANWAL, MS.
DISCUSSION on-
-Annual Budget for the year 2023-24 382
SAIMA ZAHID, MS.
-Oath of office 271
SAFIA SAEED, MS.
DISCUSSION on-
-Annual Budget for the year 2023-24 230
SAJJAD AHMAD, MR. 178
DISCUSSION on-
-Annual Budget for the year 2023-24
SAMI ULLAH KHAN, MR.
DISCUSSION on-
-Annual Budget for the year 2023-24 374
SANIA ASHIQ JABEEN, MS.
DISCUSSION on-
-Annual Budget for the year 2023-24 308

PAGE NO.

SARAH AHMAD, MS.
DISCUSSION on-
-Annual Budget for the year 2023-24 411
SHAFAY HUSSAIN, MR. (*Minister for Industries, Commerce & Investment)* 55
ORDINANCE ***(Laid in the House)-***
-The Punjab Price Control of Essential Commodities Ordinance 2023
SHAHAB UD DIN KHAN, MR.
DISCUSSION on-
-Annual Budget for the year 2023-24 141
SHAHBAZ AHMAD, MR.
DISCUSSION on-
-Annual Budget for the year 2023-24 370
SHAHBAZ ALI KHOKHAR, MR
DISCUSSION on-
-Annual Budget for the year 2023-24 325
SHAUKAT RAJA, MR.
DISCUSSION on-
-Annual Budget for the year 2023-24 136
SHAZIA ABID, MS.
DISCUSSION on-
-Annual Budget for the year 2023-24 303
SHER ALI KHAN, MR.
DISCUSSION on-
-Annual Budget for the year 2023-24 394
SHUAIB AMEER, MR.
ADJOURNMENT MOTION regarding-
-Demand for controlling theft of water and increase the quota of canal water in district Layyah 45
SOMIA ATTA, MS.
DISCUSSION on-
-Annual Budget for the year 2023-24 336
SONIA ASHIR, MS.
DISCUSSION on-
-Annual Budget for the year 2023-24 314
SPEECH-
-Budget speech for the year 2023-24 78
SUMMONING-
-Notification of summoning of 4th session of 18th Provincial Assembly of the Punjab commenced on March 15, 2024 1
-Notification of summoning of 4th session of 18th Provincial Assembly of the Punjab commenced on March 18, 2024 65

PAGE NO.

T

TAYYAB RASHID, MR.
DISCUSSION on-
-Annual Budget for the year 2023-24 299
TARIQ MASIH, MR.
DISCUSSION on-
-Annual Budget for the year 2023-24 241

W

WAQAS MAHMOOD MAAN, MR.
DISCUSSION on-
-Annual Budget for the year 2023-24 156
MOTION regarding-
-Suspension of rules for presentation of a resolution 60
WASIF MAZHAR, MALIK
DISCUSSION on-
-Annual Budget for the year 2023-24 159

Z

ZAKIA KHAN, MS.
DISCUSSION on-
-Annual Budget for the year 2023-24 216
ZARNAB SHER, MS.
DISCUSSION on-
-Annual Budget for the year 2023-24 395
ZERO HOUR NOTICE regarding-
-Crackdown against kite flyers 26
ZULFIQAR ALI SHAH, MR.
DISCUSSION on- 163
-Annual Budget for the year 2023-24
PRIVILLEGE MOTION regarding-
-Not laying annual report of Principles of Policy by the Government in the House 34